REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم      نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم      وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P-GDP. 6.

جلد ۳۸ — شمارہ ۴۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516


اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب کرام حضور پُر نور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں کے لئے خصوصی دُعائیں جاری رکھیں۔


۳۰ ربیع الثانی ۱۴۱۰ ہجری — ۳۰ نبوت ۱۳۶۸ ہش — ۳۰ نومبر ۱۹۸۹ء


جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ

# اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا اٹھانوےؔ ۹۸ واں جلسہ سالانہ جو صد سالہ جشنِ تشکر کا جلسہ سالانہ ہے ۱۸۔۱۹۔۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت کو پہلے سے زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ اس خالص رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں پہنچنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے، اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرّر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور اُن کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔

اے خدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہر ایک قوّت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثمّ آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

## جلسہ سالانہ قادیان

### ۱۸۔۱۹۔۲۰ فتح ۱۳۶۸ ہش (دسمبر ۱۹۸۹ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکر کے تحت اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۔۱۹۔۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ یہ چونکہ صد سالہ جشنِ تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہو کر اس کی رُوحانی برکات سے مستفیض ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان


منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ نبوت ۱۳۶۸ ہش

## قادیان دارالامان میں

# صدسالہ جشنِ تشکر کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) کو قادیان کی مقدس سرزمین میں جشنِ تشکر کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ایک سو سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت لے کر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس وقت حضور اکیلے تھے۔ ایک سے ایک سو ہوئے، ایک سو سے ایک ہزار ہوئے۔ ایک ہزار سے ایک لاکھ ہوئے اور آج کرۂ ارض کے ۱۲۰ ممالک میں ڈیڑھ کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں احمدی بڑی عزت و وقار کے ساتھ موجود ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پوری عظمت کے ساتھ پورا ہو چکا ہے کہ :-

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ابھی تک کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اندرونِ ہند اور بیرونی ممالک سے (بشمول پاکستان) صدسالہ جشنِ تشکر کا جلسہ ہونے کی وجہ سے احبابِ کرام کثیر تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی غرض سے والہانہ انداز میں پر تول رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو بخیریت تمام احمدیت کے دائمی مرکز میں پہنچائے۔ تا خدا تعالیٰ کی مشیت کے مطابق تسبیح و تحمید اور ذکرِ الٰہی اور متضرعانہ دُعاؤں کے اس پاکیزہ ماحول میں مخلصین اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بن سکیں۔ آمین۔

ہم جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے احبابِ کرام اپنی اپنی مصروفیات کو تیزی سے نپٹا بھی رہے ہوں گے۔ اور بوجہ تعلقِ خاطر یہ شعر بھی گنگنا رہے ہوں گے کہ ؎

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام!
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

جلسہ سالانہ کے ایام اللہ تعالیٰ کے حضور مقبولِ دُعاؤں کے خاص ایام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اظہارِ شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح رطب اللسان ہیں کہ ؎

| | |
|---|---|
| مَیں کیونکر گِن سکوں تیرے یہ انعام | کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام |
| ہر اک نعمت سے تُو نے بھر دیا جام | ہر اک دُشمن کیا مردود و ناکام |
| یہ تیرا فضل ہے اَے میرے ہادی | فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ |

صدسالہ جشنِ تشکر کا سال جب سے طلوع ہوا ہے، جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ایسی عظیم بارشیں نازل ہو رہی ہیں کہ اس پر جس قدر بھی سجداتِ شکر بجا لائیں کم ہے۔ تمام مکذبین اور مکفرین جو مباہلہ کی زد میں آئے ہیں بشرطِ خوفِ خدا اُن کے لئے تو یہی ایک نشان کافی ہے کہ یہی وہ مبارک سال ہے جس میں ۴۴ ہزار سے زیادہ افراد فوج در فوج ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں جو جماعتِ احمدیہ میں ایک ریکارڈ تعداد ہے۔ ؎

صاف دِل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار (دُرِّثمین)

لیکن حال ہی میں ایک خطبۂ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک رؤیا کی بناء پر ایک اور خوشخبری سُنائی ہے۔ ربوہ میں مجلسِ خدام الاحمدیہ کے حالیہ اجتماع پر حکومتِ پاکستان پنجاب کی ناواجب کارروائیوں کے سلسلہ میں فرمایا :-

"دراصل یہ قطرہ پنجاب حکومت کی طرف سے آیا ہی نہیں۔ اس بیابان میں تو اتنے بھی بخارات نہیں ہیں کہ سارے مل کر آسمان پر جا کر ایک قطرہ بن کر برس سکیں۔ پس وہ ننھا قطرہ ہی مگر خدا کے فضل کا قطرہ تھا۔ اور اب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل کا یہ قطرہ بارشیں ضرور بنے گا۔ اور کوئی دُنیا کی طاقت ان بارش کی راہ میں روک نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اس سے پہلی رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی جو مَیں نے آپ کو بتائی تھی کہ اگر تم دُعاؤں میں ثابت قدم رہو اور دُعاؤں کے ساتھ چمٹے رہو تو اللہ تعالیٰ آج بھی قدرت نمائی کر سکتا ہے۔ اور وہ ضرور کرے گا۔ اس لئے ہرگز کسی پہلو سے مایوسی کی بات نہیں ہے ........ ابھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اگلی صدی میں ترقی کے ان نئے راستوں پر چل کے ہم نے بہت سی فتوحات حاصل کرنی ہیں۔ اور اب صدیوں کے حساب سے نہیں، سالوں کے حساب سے سفر طے ہونے والے ہیں۔ ایسے سفر سالوں میں طے ہوں گے جو قومیں صدیوں میں طے کرتی ہیں۔ اس لئے مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو بھی خوشخبری ملتی ہے وہ ضرور پوری ہو کر رہتی ہے۔ کوئی دُنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ خوشخبریاں جماعتِ احمدیہ پاکستان کے حق میں ضرور پوری ہوتی دیکھے گی۔ یعنی اپنے حق میں پاکستان میں پوری ہوتی دیکھے گی۔ اور دُنیا جو چاہے زور لگائے خدا کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے۔ نہیں بدل سکتے، ہرگز نہیں بدل سکتے"

(یہ بصیرت افروز خطبہ "بدر" کی اشاعتِ ہذا میں شائع ہو رہا ہے)

ان حالات میں قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ جو جشنِ تشکر کے سال میں منایا جا رہا ہے، ہر پہلو سے بڑی برکات اور دُعاؤں کی قبولیت کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دُعا کیجئے قبول ہے آج (دُرِّثمین)

(عبد الحق فضل)

---

## دِکھا تُو اپنی قُدرت کا نشاں پھر

ملے گی خیر اُس کے آستاں میں
نہیں کوئی بھی بڑھ کر جس سے شاں میں

خدائے قادر و غیور ہے وہ
ہے قدرت جس کی ظاہر ہر زماں میں

اگر ہوں بند سارے در خدایا
کھُلا ہے تیرا در دونوں جہاں میں

اگر کچھ ابتلا ہو درمیاں میں
ہمیں ثابت قدم رکھ امتحاں میں

"عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں"

دِکھا تُو اپنی قُدرت کا نشاں پھر
نظر آوے جو پھر کون و مکاں میں

خدایا تُو ہے مومن کا سہارا
تُو سُن یہ التجا اس کی زباں میں

(طالبِ دُعا:- خواجہ عبدالمومن - اوسلو - ناروے)

خطبہ جمعۃ المبارک

# جہاں تک مختلف پہلوؤں سے تحریک جدید کا جائزہ لینے کا تعلق ہے اس کے بیان سے

## پہلے میں آپ کو مختصراً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دفتر اوّل کا چھپنواں سال ہے جو اب شروع ہو رہا ہے یعنی آج سے

## ۵۵ سال پہلے اس تحریک کا حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز فرمایا تھا۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا اس کا یہ ۴۶واں سال ہے اور دفتر سوم کا ۲۵واں دفتر چہارم کا ۵واں سال ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ اخاء اکتوبر ۱۳۶۸ ہش بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا میں نے گزشتہ خطبہ میں یہ بتایا تھا کہ اس دفعہ پنجاب حکومت نے جماعت احمدیہ کو ربوہ مرکز سلسلہ میں ایک لمبے عرصے کے انقطاع کے بعد خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی اجازت دے دی ہے۔ اگرچہ اجازت اپنی ذات میں بہت ہی کنجوسی کے ساتھ دی گئی ہے۔ کئی ایسی شرائط عائد کی گئی ہیں جن کی زد سے اجازت کے نتیجے میں جو بشاشت پیدا ہونی چاہیئے تھی۔ ویسی نہیں ہو سکتی لیکن بہرحال اجازت ضرور ہے۔ تو اس پہلو سے میں نے جماعت کو تاکید کی کہ اس پر بھی شکر واجب ہے اور خدا کا شکر تو ہم ہمیشہ کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے مگر

پنجاب حکومت نے جو معمولی سی شرافت کا اظہار کیا ہے، اس کے نتیجے میں اس حکومت کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ ساتھ ہی میں نے یہ بتایا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ علماء یعنی پاکستان کے وہ معاندین جو علماء کہلاتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے درپہ آزار رہتے ہیں، ان کو یہ اجازت بہت تکلیف دے گی اور اس کا وہ شدید ردّ عمل دکھائیں گے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ حکومت پنجاب پر اس کا اثر پیدا ہوتا ہے۔

ان دونوں باتوں میں سے پہلی بات اصلاح طلب ہے جو اجازت حکومت پنجاب کی طرف منسوب کی گئی تھی، معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنر نے دی تھی اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اپنے اعلیٰ افسروں سے انہوں نے پوری احتیاط کی تھی اور وضاحت کیا اجازت حاصل نہیں کی تھی چنانچہ اجازت دینے کے معاً بعد جب علماء نے یہ شور مچایا یعنی ان لوگوں نے جن کو علماء کہا جاتا ہے۔ انہوں نے شور مچایا تو پہلے دن ہی حکومت پنجاب نے احمدیوں کے خلاف شدید ردّ عمل دکھایا اور D.C نے زبانی پیغام بھجوایا A.C کو کہ وہ فوری طور پر دھونس جما کر، جس طرح بھی ہو اس اجازت کو منسوخ کر و اکر یہ اجتماع بند کروا دیں۔ A.C اور پولیس والے مسلسل جماعت پر زور دیتے رہے لیکن جماعت نے یہ موقف لیا کہ جب تک آپ باقاعدہ تحریری طور پر اپنی تحریری اجازت کو منسوخ نہیں کرتے اس وقت تک آپ کا کوئی حق نہیں کہ ہم سے توقع رکھیں کہ ہم ایک جاری اجتماع کو بند کر دیں جس میں شمولیت کے لئے ہزار ہا نوجوان دور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہیں لیکن انہوں نے اپنا دھونس کا طریق جاری رکھا اور دباؤ ڈالنے کے لئے ناظر صاحب امور عامہ مرزا خورشید احمد صاحب کو اور ان کے بھائی، جو اس وقت ناظر اصلاح و ارشاد ہیں یعنی ایک حصے کے ناظر اصلاح و ارشاد ہیں، مرزا غلام احمد صاحب کو پکڑ لیا بغیر کسی وارنٹ کے۔ بغیر کسی تحریری حکم نامے کے اور ان کے ساتھ امور عامہ کے دو کارکنان کو اور اس کے علاوہ کچھ اور لوگوں کے پکڑنے کے لئے انہوں نے کوششیں شروع کر دیں اور ان کو رات کو چھاپہ مار کے وہاں چنیوٹ تھانے میں پہنچا دیا گیا جہاں سے دوسرے دن باقاعدہ جیل میں منتقل کیا گیا۔ ان کی حماقت کی حد یہ ہے کہ جماعت کو یہ پیغام بھی دیا کہ اگر آپ ان دونوں کو چھڑوانا چاہتے ہیں تو ان کے بدلے کوئی اور احمدی دے دیں اور مجھے یہ پیغام فون کے ذریعے ملا۔ میں نے پیغام دینے والے سے کہا کہ آپ نے سوچا کیوں نہیں۔ یہ پیغام کوئی دینے والا پیغام ہے۔ میرے لئے سارے احمدی برابر ہیں بلکہ وہ بدو خدا تعالیٰ کے فضل سے سعادت پا رہے ہیں میں کیوں ان کی اس سعادت میں مخل ہوں۔ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ کو فوراً انکار کر دینا چاہیئے تھا۔ جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو خواہ وہ کسی مقام سے تعلق رکھتا ہو، اگر خدا کی خاطر اذیت دی جا رہی ہو تو اس کا دنیا میں کوئی متبادل نہیں ہے۔ اس کا یہ حق ہے۔ اسی کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس کی سعادت میں مخل ہونے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں۔ چنانچہ میں نے کہا ان کو کہیں مزے کریں اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اس پہلو سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو بھی اس بابرکت دور میں اس قدر اذیت کی جو بالکل معمولی ہے توفیق عطا ہوئی۔ اس کے بعد جب دوسرے دن بھی جماعت احمدیہ نے اجتماع بند کرنے سے انکار کر دیا تو ایک وفد A.C کے پاس پہنچا کہ پولیس اس طرح دباؤ کر رہی ہے۔ آپ یہ ظلم کر رہے ہیں۔ آپ آخر کیا چاہتے ہیں جب تک تحریری حکم نامہ نہیں ملے گا ہم ہرگز اس اجتماع کو منسوخ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم نے آپ کو تحریری اجازت ہی نہیں دی تھی۔ ہم نے تو صرف یہ اجازت

دی تھی کہ آپ کھیلیں کریں آپ نے ہم سے دھوکہ کیا ہے اور کھیلوں کے نام پر اجازت لے کر آپ نے تربیتی اجتماع بھی شروع کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ کھیلوں کے لئے آپ نے مسجد اقصیٰ میں اجازت دیتی تھی وہ کون سی کھیلیں تھیں اور جسمانی مقابلے تھے اور دوڑیں تھیں جو مسجد میں منعقد کی جاتیں اس لئے آپ عقل سے کام لیں اور ساتھ انہوں نے اس اجازت نامے کی فوٹو سٹیٹ کاپی دکھائی کہ یہ اجازت نامہ دیکھیں ہماری درخواست یہ تھی کہ ہم تعلیمی، تربیتی اجتماع کرنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ کھیلوں کا بھی انعقاد ہوگا اور ہر قسم کے ورزشی مقابلے بھی ہوں گے ان سب کے اوپر ڈپٹی کمشنر نے تحریری اجازت دی ہوئی ہے اسکے بعد آپ کیسے کہہ سکتے ہیں انھوں نے کہا کہ اچھا مجھے دکھاؤ اور دیکھ کر اسی کے اوپر اندر لکھ دیا کہ میں منسوخ کرتا ہوں بہر حال وہ اجتماع نصف تک ہو چکا تھا تو میں نے تو کہا تھا کہ بارش کا پہلا ایک قطرہ ہے بظاہر تو یہ نصف قطرہ لگتا ہے لیکن

**در اصل یہ قطرہ پنجاب حکومت کی طرف سے آیا ہی نہیں** اس بیابان میں تو نیچے بھی بخارات نہیں ہیں کہ سارے مل کر آسمان پر جا کر ایک قطرہ بن کر برس سکیں پس وہ تھا قطرہ ہی مگر خدا کے فضل کا قطرہ تھا اور

**اب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل کا یہ قطرہ بارش ضرور بنے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اس بارش کی راہ میں روک نہیں بن سکتی۔**

کیونکہ اس سے پہلی رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ خوش خبری دی تھی جو میں نے آپ کو بتائی تھی کہ اگر تم دعاؤں میں ثابت قدم رہو اور دعاؤں کے ساتھ چمٹے رہو تو خدا تعالیٰ آج بھی قدر نمائی کر سکتا ہے اور وہ ضرور کرے گا اس لئے ہرگز کسی پہلو سے مایوسی کی بات نہیں ہے اس لئے جہاں تک قطرے اور فضل کے مضمون کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ قائم ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سامان ہوتے ہیں اگر کوئی دھوکہ ہوا ہے ان کو ہماری درخواست سمجھنے میں تو یہ بھی بعض دفعہ فرشتوں کی طرف سے لوگوں کی عقلوں پہ پردے پڑ جاتے ہیں۔ وہ پوری طرح تحریر بھی نہیں پڑھ سکتے کہ کیا لکھا ہوا ہے۔ مگر جو کچھ ہوا یہ تقدیر کے نتیجے میں ہوا ہے اور کسی اتفاقی غلطی کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جا سکتا اور اس نصف اجتماع میں بھی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے حوصلے ہوئے اور اجتماع کے جو پیغام ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام بہت خوش گئے ہیں اور بڑی مدت کے بعد ان کی یہ آرزو پوری ہوئی کہ اجتماع کی خاطر ربوہ مرکز سلسلہ میں جمع ہو سکیں

پاکستان میں جن فتنوں کا آغاز ہوا تھا تو ۱۹۸۴ء میں ہی میں نے ایک خطبے میں یہ ذکر کیا تھا کہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آرہے اور دن بدن فتنوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور کوشش یہ ہے کہ جماعت کو ہر لحاظ سے نیست و نابود کر دیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور قرآن کریم کے مطالعہ سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ جماعت پر اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا اور ساتھ میں نے اس زمانے میں یہ مثال دی تھی کہ کبھی چھتریوں سے بھی بارشوں کے پانی روکے جا سکتے ہیں کبھی چھتوں کے ذریعے بھی بارشوں کے اثرات سے زمین کو محفوظ کیا جا سکتا ہے کتنے سائبان تان لو گے جب خدا کے فضل کی بارش برسے گی تو لازماً باہر سے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اسکو روک نہیں سکتی چنانچہ وہاں انھوں نے اپنی طرف سے بہت سائبان تانے سارے ملک میں احمدیوں کو فضلوں کی اس بارش سے محروم کرنے کی کوشش کی لیکن جماعت گواہ ہے کہ یہ فضل کئی کئی طریق سے نازل ہوتے رہے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اتنا غیر معمولی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ جماعت کے اخلاص کو بڑھایا اسکے ایمان کو بڑھایا اس کے نیک اعمال کی طاقت کو بڑھایا اس کی وفا کو ثبات قدم عطا فرمایا اور نئے حوصلے دیئے اور

**مذہب کی ایک ایسی عظیم تاریخ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی قربانیاں ہمیشہ قیامت تک کے لئے قربانیوں کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح چمکتی رہیں گی**

اس دور میں قربانیوں کا ایک نیا دور تعمیر کیا گیا ہے اگر آپ غور کریں اور پرانے مذاہب کی تاریخ سے موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس تھوڑے سے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے فضل کے ساتھ کتنی عظیم الشان تاریخی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے کتنے وسیع پیمانے پر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کتنے حوصلے اور صبر اور ضبط اور وفا کے ساتھ ان قربانیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ جو پہلو ہے بعد کی دنیا زیادہ شان اور وضاحت کے ساتھ دیکھ سکے گی جس دور میں تاریخ بن رہی ہو وہاں اس قدر وضاحت کے ساتھ یہ باتیں دکھائی نہیں دیا کرتیں کیونکہ ہم ان تکلیفوں میں ملوث ہو چکے ہیں اور ان تکلیفوں کی لذت بھی محسوس کر رہے ہیں دکھ کے ساتھ ساتھ لذت کا پہلو بھی مسلسل جاری ہے اس لئے ہم جو اس دور میں اس وقت ملوث ہیں ان کھلاڑیوں کی طرح جو کھیل میں ملوث ہوں وہ سارے کھیل کے مجموعی نظارے کو اس طرح نہیں دیکھ سکتے جس طرح باہر کے بیٹھے ہوئے تماشائی دیکھ سکتے ہیں تو یہ تاریخ کے تماشائی بعد میں آیا کرتے ہیں، وہ جب مڑ کر دیکھیں گے اور جماعت احمدیہ کے اس دور پر نظر کریں گے تو حیرت کے ساتھ دیکھیں گے کہ یہ کیسی جماعت تھی کیسے لوگ تھے کیسے صبر آزما مشکل وقتوں میں خدا تعالیٰ نے انکو ثبات قدم کی توفیق بخشی اور کتنے وسیع پیمانے پر اتنے بھاری ابتلا اور اتنے بھاری تشدد اور دباؤ کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو وہ یقیناً

**اس دور کو مذہب کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دور کے طور پر شمار کیا کریں گے۔**

اور یہ امر واقعہ بھی ہے تو میں نے یہ ان سے کہا کہ تم لوگ کیا کوشش کر رہے ہو کبھی خدا کے فضلوں کی بارش کو بھی کسی نے روکا ہے ناممکن بات ہے اور یہ بارش اگر پاکستان تک محدود رہتی تو پھر بھی ان کی دخل اندازی کے نتیجے میں ہم کہیں کہیں رخنے پیدا ہوتے دیکھ لیتے۔ بعض چھتوں کے نیچے خشکی دکھائی دیتی بعض سائبانوں کے نیچے ہم سمجھتے ہیں کہ پانی کا اثر نہیں پہنچا مگر خدا نے تو اس بارش کو

**ایک عالمی بارش بنا دیا ہے**

تمام دنیا میں اس زور کے ساتھ یہ برکھا برس رہی ہے اور اس شان کے ساتھ برستی چلی جا رہی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہاں ان کی طاقت ہے کہاں ان کی مجال ہے کہ ان کے اندر یہ استطاعت ہے کہ دنیا کے کسی ملک میں جا کر جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکیں اور جس تیزی سے یہ ترقیات اپنی رفتار میں بڑھ رہی ہیں وہ ایک حیرت انگیز نظارہ ہے بعض خوشخبریاں ایسی ہیں جو میں انشاء اللہ بعد میں آپکو بتاؤں گا جو اس وقت

اپنی تخلیق کے مراحل میں ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آئندہ کے لئے بہت ہی

## عظیم الشان خوشخبریوں کے آثار ظاہر ہوچکے ہیں

اور بنیادیں قائم ہو رہی ہیں جو کچھ جلسہ سالانہ تک ہو چکا تھا اس کے کچھ نظارے آپ نے دیکھے اور کچھ بعد میں پاکستان میں اور دوسرے ممالک میں ویڈیو کے ذریعہ دکھائے گئے ان کو دیکھنے کے بعد اس کثرت سے خط مل رہے ہیں کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کتنی ترقی عطا فرما دی ہے اور کس تیزی سے ترقی عطا فرماتا چلا جا رہا ہے بعض لوگوں نے لکھا کہ ساری ویڈیو ہم نے روتے روتے دیکھی اور یہ سارے خوشی کے اور تشکر کے آنسو تھے۔ کہتے ہیں ہم گھر والے گھومتے تھے اور لمبا عرصہ تھا، بار بار دیکھنی پڑتی تھی اور ہمارے آنسو رواں ہو جاتے تھے اور ہم خدا کے حضور شکر کے سجدے بجا لاتے تھے کہ اے خدا تو نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے اور کتنی عظیم الشان فتوحات کے آغاز فرما دیئے ہیں ابھی تو دروازے کھلے ہیں ابھی تو نئے ایوان ہمارے سامنے آئے ہیں ابھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اگلی صدی میں ترقی کے ان نئے راستوں میں چل کے ہم نے بہت سی فتوحات حاصل کرنی ہیں اور

## اب صدیوں کے حساب سے نہیں سالوں کے لحاظ سے سفر طے ہونیوالے ہیں

ایسے سفر سالوں میں طے ہوں گے جو قومیں صدیوں میں طے کرتی ہیں اس لئے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو بھی خوشخبری ملتی ہے وہ ضرور پوری ہو کے رہتی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی اور یہ خوشخبریاں جماعت احمدیہ پاکستان کے حق میں بھی ضرور پوری ہوتی دیکھے گی یعنی اپنے حق میں پاکستان میں پوری ہوتی دیکھے گی اور دنیا جو چاہے زور لگالے، خدا کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے، نہیں بدل سکتے، ہرگز نہیں بدل سکتے۔

جہاں تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کا تعلق ہے وہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے ہر پہلو سے ہر مشکل دور میں ہمیشہ قدم آگے بڑھا ہے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جسکے متعلق ہم کہہ سکیں کہ کسی شق کے لحاظ سے پاکستان کی جماعت نے پیچھے قدم اٹھایا ہو۔ یا اس کے قدم رک گئے ہوں بلکہ ترقی کی رفتار ہمیشہ اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی ہے تحریک جدید کے نقطۂ نگاہ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک پاکستان دنیا بھر میں قربانی کے میدان میں صف اول میں پہلا ہے اور جہاں تک تعداد کا تعلق ہے یعنی چندہ دہندگان کی تعداد کے لحاظ سے اس میں بھی خدا کے فضل سے ساری دنیا میں پہلا ہے اور پاکستان کے چندہ دہندگان کی تعداد یہ سال جو گذرا ہے اس میں ۸۷ ہزار ہو چکی تھی اور باقی ساری دنیا میں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد ۸۷ ہزار ابھی تک نہیں ہوئی اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ جو مشکلات اور ابتلاؤں کے دور ہیں یہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی کمر توڑنے کی بجائے اسے اور مضبوط کر گئے ہیں اور غیر معمولی طور پر خدا کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ جماعت میں پیدا ہو چکا ہے۔ کینیڈا کے ایک مشہور مستشرق سال ڈیڑھ سال پہلے پاکستان تشریف لے گئے تھے اور اب انہوں نے اسی موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جسکا عنوان غالباً COERCION & CONSCIOUS ہے کہ انسانی ضمیر اور جبر تشدد اور یہ کتاب انھوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھی ہے کہ پاکستان میں ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور ان کا ردّ عمل کیا ہے اس کتاب میں انہوں نے یہ دونوں باتیں بیان کی ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ انہوں نے اپنے رنگ میں پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ قربانی کے دور میں جماعت احمدیہ کسی پہلو سے بھی میدان سے پیچھے نہیں ہٹی اور ان کے اندر نئے عزم پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ قربانی کرنے والوں کو ایسا مزہ آتا ہے قربانی کا کہ میں نے جیلوں میں جا کر بڑے بڑے بوڑھوں کے ساتھ بھی بات چیت کی جوانوں سے بھی بات کی اور میں یہ دیکھ کے حیران ہوتا تھا کہ ان کو لذت کس بات کی آ رہی ہے۔ وہ مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے تھے کہ یہ خدا کی خاطر قربانی کا مزہ ہے لیکن جو کچھ انہوں نے سمجھا، اسکے باوجود یہ اسکو اپنی کتاب میں پوری طرح بیان نہیں کر سکے تعجب کا بیان کر دیا ہے لیکن وہ کیا چیز تھی جس کی وہ لذت محسوس کرتے تھے اسکو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکے اور دوسرا انھوں نے یہ لکھا ہے کہ قربانی کے ہر میدان میں جماعت آگے بڑھ رہی ہے اور دشمن اس پہلو سے اس جماعت کو شکست دینے سے بالکل ناکام اور نامراد رہا ہے

## کوئی ایک پہلو بھی نہیں ہے جسمیں جماعت احمدیہ نے اپنا قدم پیچھے ہٹا لیا ہو

پس اس پہلو سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں کی جو عظیم الشان تاریخ بن رہی ہے یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے اور اسی سعادت کا یہ ایک پھل ہے جو بیرونی دنیا میں بھی ہم کثرت کے ساتھ خدا کے فضلوں کی بارش نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔

اب جہاں تک مختلف پہلوؤں سے تحریک جدید کا جائزہ لینے کا تعلق ہے، اسکے بیان سے پہلے میں آپکو مختصراً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دور اوّل کا چھپنواں سال ہے جو اب شروع ہو رہا ہے یعنی آج سے ۵۵ سال پہلے اس تحریک کا حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز فرمایا تھا اور اس میں دفتر اوّل یعنی پہلے لوگ جو اسمیں شامل ہوئے تھے ان کا یہ چھپنواں سال گذر رہا ہے یعنی پچپنواں گذر رہا ہے اور چھپنواں چڑھنے والا ہے۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا۔ یہ اس کا چھیالیسواں سال ہے اور دفتر سوم کا پچیسواں اور دفتر چہارم کا پانچواں سال ہے۔

اس ضمن میں جو اعداد و شمار میں آپکے سامنے پیش کروں گا اسکے متعلق یہ یاد رکھیں کہ یہ اعداد و شمار ہر لحاظ سے مکمل نہیں ہیں یعنی جو اطلاعات وصولی کی یا تعداد کی مل چکی ہیں انکے لحاظ سے درست، تو ہیں یعنی ان سے کم تعداد نہیں اور ان سے کم وصولی نہیں لیکن زیادہ کے متعلق ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ بہت سی جماعتیں آخری رپورٹ بھجوانے میں دیر کر دیتی ہیں اور کچھ انکو یہ بھی عذر ہے کہ ابھی وصولی کے لئے تین ماہ باقی ہیں اسلئے سو فیصدی اطلاع ابتک کیلئے نہیں دی جا سکتی یہ درست ہے لیکن جو اطلاع دی جا سکتی ہے اس میں بھی سستی دکھائی جاتی ہے اسوجہ سے اعداد و شمار اپنی آخری قطعی صورت میں آپکے سامنے پیش نہیں کئے جا سکتے۔ مجموعی طور پر میں آپکو یہ ایک موازنہ بتا دیتا ہوں کہ ۸۸-۱۹۸۷ میں جو وصولی کی اطلاع ہمیں ملی تھی، وہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۱۴۳ پونڈ تھی۔ یعنی گذشتہ سال اسوقت وصولی کی جو اطلاع دی اسکی رو سے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۱۴۳ پونڈ یا اسکے متبادل دوسری کرنسیز (CURRENCIES) میں رقمیں مل چکی تھیں اور ۸۹-۸۸ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کیساتھ یہ وصولی بڑھ کر ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ۸۸۹ ہو چکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ۵۰٪ یا ۴۰ اور ۵۰ کے درمیان اتنے

فیصد خدا کے فضل سے صرف تحریک جدید میں اضافہ ہوا ہے اور یہ ایک غیر معمولی اضافہ ہے کیونکہ یہ سال جماعت کے اوپر بہت زیادہ مالی دباؤ کا سال تھا اس سال تمام دنیا میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ صد سالہ جوبلی کے جو وعدے بقایا رہ گئے ہیں وہ پورے کئے جائیں اور بہت

زیادہ زور اس طرف تھا کہ تحریکیں وعدوں کے علاوہ دیگر اخراجات بھی اٹھ رہے تھے بہت سے سفر کرنے پڑے احباب جماعت کو صد سالہ جوبلی کے جشن منانے کے سلسلے میں کاموں کے سلسلے میں بہت سے وقت دینے پڑے اور کئی پہلوؤں سے وقت کی قربانی مالی قربانی بھی بنتی رہی لیکن اسکے باوجود یہ اضافہ بتاتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس سال کو خدا تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی ایک سنگ میل بنا دیا ہے اور غیر معمولی اضافہ بتا رہا ہے کہ انشاء اللہ آئندہ صدی میں اسیطرح ہمیشہ غیر معمولی اضافے ہوتے چلے جائیں گے

میں نے غلطی سے اضافہ کم بتایا تھا لکھنے والے نے یہ لکھا ہے کہ ٦٠ فیصد اضافہ بنتا ہے۔ ۷ لاکھ ۵۰ ہزار بٹا ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کیا جائے تو اس پہلو سے میں نے تخمینہ بنایا تھا لیکن اگر ۴ لاکھ پچاس ہزار کے اوپر یہ جمع کیا جائے ۳ لاکھ تو ٹھیک ہے ٦٠ فیصد اضافہ بنے گا مختلف پہلوؤں سے ممالک کی جو دوڑ ہے اسکا ذکر کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ

## اکثر افریقن ممالک کو میں نے اس میں شمار نہیں کیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ افریقہ میں اسوقت اکثر ممالک میں شدید اقتصادی بحران ہے اور گذشتہ دو تین سال سے میری یہ کوشش ہیکہ افریقہ کے ممالک چندے کے نظام میں بھی لازمی چندے کے نظام میں تمام دنیا کی جماعتوں کے مطابق اسی طریق کو اختیار کریں جو باقی جماعتوں میں کیا جا رہا ہے اس سے پہلے افریقہ میں یہ طریق تھا کہ اجتماعات کے موقعہ پر SACRIFICE کے نام پر، قربانی کے نام پر چندے کا اعلان کیا جاتا تھا اور بغیر کسی حساب کے جس نے جو چاہا دے دیا اور وہ چادریں اکٹھی کرکے جو بھی روپیہ بنا وہ جماعت کا سالانہ چندہ بن جایا کرتا تھا۔ پہلے بھی میں انکو لکھتا رہا لیکن کسی نے توجہ نہیں کی گذشتہ سفر میں خصوصیت سے میں نے اسبات کی تاکید کی کہ یہ نہیں چلے گا افریقہ کی جماعت ساری دنیا کی جماعت کا ایک حصہ ہے اور وہی رسمیں یہاں چلیں گی جو باقی دنیا کی جماعتوں میں چلتی ہیں ہم نے تمام دنیا کو ایک وحدت عطا کرنی ہے ظاہری لحاظ سے بھی اور اس پہلو سے ایک جیسی ادائیں ایک جیسی رسمیں ایک جیسے رواج سب دنیا میں قائم کرنے ضروری ہیں۔ چنانچہ اب مالی نظام باقاعدہ جسطرح آپکے ہاں یا دوسری جماعتوں میں قائم ہے اسی طرح افریقہ میں قائم کیا جا رہا ہے اور اس کی راہ میں بہت سی دقتیں ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جبتک یہ نظام پوری طرح مضبوطی کے ساتھ راسخ نہ ہو جائے اس وقت تک دوسرے طوعی چندوں کی طرف ویسی توجہ نہ کی جائے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ریڑھ کی ہڈی قائم ہو گئی تو اسکے اوپر پھر گوشت پوست بھی اور دیگر اعضاء بھی بڑی عمدگی کیساتھ بننے شروع ہو جائینگے۔ چنانچہ افریقہ کی طرف سے جو اطلاعات ہیں وہ اتفاقی قربانیوں کے نتیجے میں ہیں۔ اتفاقی یا انفرادی کہنا چاہیئے افریقہ میں بعض ایسے ایسے مخلصین موجود ہیں کہ جماعت انکو تاکید کرے یا نہ کرے، خود پتہ کرکے کہ کون سی تحریکات ہیں، وہ ضرور ان میں چندے دیتے ہیں اور اس پہلو سے یعنی انفرادی قربانی کی عظیم الشان مثالوں کے لحاظ سے افریقہ دنیا کے کسی اور خطے سے پیچھے نہیں ہے اور میں جب دورے پر گیا ہوں تو قربانی کے بعض نمونے دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ کس طرح ان غریب ممالک میں جہاں شدید اقتصادی بحران ہے انفرادی طور پر ایسی ایسی عظیم الشان قربانی کی مثالیں ہیں کہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے قابل رشک قرار پانی چاہئیں۔ بہر حال افریقہ کے اعداد و شمار اسمیں شامل نہیں ہیں۔

تعداد چندہ دہندگان کے لحاظ سے پاکستان کو خدا کے فضل سے سب پر فوقیت حاصل ہے اور ۸۷ ہزار چندہ دہندگان کی تعداد ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں بھی اب تعداد میں اضافے کی طرف رجحان ہے اور ۸ ہزار ۴۰ انڈونیشیا کے چندہ دہندگان کی تعداد ہے تیسرے نمبر پر جرمنی آتا ہے جس میں خدا کے فضل سے ۲۳٦۸ افراد شامل ہو چکے ہیں۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ ہے جہاں ۲۰۸۰۔ پانچویں پر بنگلہ دیش۔ جہاں ۱۷۷۵ اور چھٹے نمبر پر کینیڈا۔ جہاں ۱۵۳۵ اور ساتویں نمبر پر ماریشس جہاں ۹۲۵ چندہ دہندگان تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں امریکہ ماریشس کے بعد پانچ کی تعداد سے پیچھے رہ گیا ہے یہاں کل تعداد ۹۲۰ ہے۔ لیکن میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ فرضی تعداد ہے اسی طرح بنگلہ دیش کی تعداد بھی مجھے فرضی لگتی ہے اور برطانیہ کی تعداد بھی فرضی دکھائی دے رہی ہے فرضی اس لئے کہ گذشتہ سال بھی یہی تعداد دکھائی گئی تھی اور یہ ناممکن ہے کہ بعینہٖ اتنی تعداد میں لوگ حصہ لیں کیونکہ بعض دفعہ گر جاتی ہے تعداد۔ کچھ لوگ ملک چھوڑ جاتے ہیں کچھ وفات پا جاتے ہیں کچھ نئے بچے شامل ہوتے ہیں۔ نئے لوگ شامل ہوتے ہیں اس لئے کم ہونا تو کسی طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔ مگر بعینہٖ اتنی تعداد۔ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایک فرضی بات ہے۔ جو تحریک جدید کا سیکریٹری تھا اس نے گذشتہ ریکارڈ دیکھ کر وہی تعداد دوبارہ لکھ دی ہے تو یہ جو تعداد ہے امریکہ کی یہ ۹۲۰ بھی فرضی ہے اور بنگلہ دیش کی بھی اور برطانیہ کی بھی فجی ۵۴۲ نویں نمبر پر ہے۔ ناروے ۳٦۰، دسویں نمبر پر ہے۔ ڈنمارک ۲۵۰، گیارہویں اور سویڈن، ۲۴۸، بارھویں نمبر پر ہے

زیادہ سے زیادہ چندہ دینے والے ممالک میں پاکستان خدا کے فضل سے ہمیشہ کی طرح صف اوّل کا پہلا ہے اور دوسرے نمبر پر اب جرمنی آگے آچکا ہے اور باقی سب مغربی دنیا کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال کی وصولی ایک لاکھ ۴ ہزار ٦٦ پونڈ تھی اور چونکہ جرمنی میں جو نوجوان ہیں ان کی مالی حالت غیر معمولی طور پر اچھی نہیں ہے اور اپنے دوسرے چندوں میں بھی ماشاء اللہ باقاعدہ ہیں اس لئے یہ ایک غیر معمولی سعادت جرمنی کو نصیب ہوئی ہے جو خاص طور پر اس بات کی مستحق ہے کہ ہم ان کے لئے اور بھی دعائیں کریں۔ برطانیہ تیسرے نمبر پر ہے جہاں ۸۱ ہزار ۲۰۲ وصولی ہوئی۔ اگرچہ ان کا وعدہ ۸۰ ہزار کا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے ایک ہزار ۲۰۲ زائد دینے کی توفیق ملی۔ امریکہ چوتھے نمبر پر ہے جہاں ٦۵ ہزار ٦۲۵ پونڈ کے لگ بھگ ڈالرز یعنی کہ متبادل امریکن ڈالر ادا کرنے کی توفیق ملی کینیڈا کو ۴۲ ہزار ۸۱٦ پونڈز کے متبادل ڈالرز ادا کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور انڈونیشیا کو ۳۴ ہزار ۳۰۱۔ انڈونیشیا بھی خاص طور پر مبارک باد کا مستحق ہے کیونکہ وہاں کی اقتصادی حالت بھی کافی خراب ہے اور لاکھوں روپے کے چندے پونڈ بنتے ہیں تو اسلئے انڈونیشیا کی مالی قربانی کا جو معیار ہے وہ خدا کے فضل سے قابل تعریف، اور اس لائق ہے کہ ان کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

PER CAPITA چندے کے لحاظ سے یعنی فی چندہ دہندہ کتنا چندہ کسی ملک کے تحریک جدید کے مجاہد نے ادا کیا۔ امریکہ نمبر ایک ہے گذشتہ سال ان کی اوسط ٦۴ پونڈ ۵۵ پینس فی چندہ دہندہ بنتی تھی۔ امسال ۷۱ پونڈ اور ۲۳ پینس بنتی ہے لیکن چونکہ ان کی تعداد میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا اس لئے انکی نسبت گری نہیں ہے لیکن ایسے ممالک جنہوں نے تعداد بڑھانے کی کوشش کی ہے اس پہلو سے اگرچہ ان کا چندہ بڑھا ہے لیکن ان کی نسبت کم ہو گئی ہے۔ ہالینڈ نمبر ۲ پر آتا ہے اور اس لحاظ سے تعجب انگیز ہے ۴۲ پونڈ ۸۸ پینس انکی گذشتہ سال کی فی چندہ دہندہ اوسط تھی امسال ۴۴ پونڈ ۱۰ پینس ہو گئی ہے اور سوئٹزرلینڈ تیسرے نمبر پر ہے گذشتہ سال ۷۱ پونڈ

۸۵ پینس فی چندہ دھندہ اوسط تھی اور امسال ۴۲ تک پہنچے ہیں۔ دس پینس پھر بھی ھالینڈ سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ برطانیہ گذشتہ سال ۳۵ پونڈ ۵۱ پینس تھی، امسال ۳۹ پونڈ ہوئی ہے لیکن چونکہ یہ تعداد فرضی ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ واقعۃً اوسطاً انہوں نے کچھ اضافہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر تعداد میں اضافہ ہوا تھا تو یہ اوسط گر گئی ہوگی۔ آسٹریلیا کی رپورٹ بھی درست نہیں لگتی۔ کیونکہ یہ واحد ملک ہے جہاں امسال پچھلے سال کی نسبت نصف وصولی دکھائی گئی ہے تقریباً۔ پچھلے سال ۳۲ پونڈ ۴۲ پینس کے حساب سے انہوں نے آسٹریلین ڈالر ادا کئے تھے۔ امسال ۱۷ پونڈ ۱۷ پینس کے لحاظ سے۔ تو یہ تو ناقابل فہم ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیا میں کسی جگہ بھی جماعت احمدیہ آگے قدم بڑھانے کی بجائے گر جائے یا اتنا گر جائے کہ نصف کے قریب پہنچے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے لازماً اس رپورٹ میں کوئی غلطی ہے۔

مغربی جرمنی فی کس چندہ دھندہ کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ پچھلے سال ۳۲ پونڈ ۶۱ پینس تھی۔ اس سال ۳۱ پونڈ ۴۸ پینس فی چندہ دھندہ کی قربانی ہے۔ یہ بظاہر چھٹے نمبر پر ہے لیکن عملاً یہ خدا کے فضل سے آگے شمار ہونا چاہئیے کیونکہ جرمنی کے احمدیوں کی فی کس آمد باقی جو ممالک، جن کی فہرست میں نے پڑھی ہے، ان کے مقابل پر کم ہے۔ اس پہلو سے بھی خدا کے فضل سے ان کو ایک فوقیت نصیب ہوئی ہے اور ایک پہلو سے کہ انہوں نے تعداد میں پچھلے سال سے نمایاں اضافہ کیا تھا۔ جب تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل کر لئے جاتے ہیں اور ان میں فی چندہ دھندہ، چندہ زیادہ نہیں بڑھتا لیکن تعداد بڑھتی ہے اور اوسط کم ہو جایا کرتی ہے۔ تو اس کے باوجود اللہ کے فضل سے ان کو ایک خاصی اچھی رقم فی چندہ دھندہ عطا کرنے کی توفیق ملی کینیڈا ساتویں نمبر پر آتا ہے اور یہاں بھی چونکہ تعداد بڑھانے پر زور دیا گیا تھا۔ اگرچہ چندہ بڑھ گیا ہے لیکن اوسط کم ہو گئی اور ۳۰ پونڈ فی کس سے گر کر ۸۹۔۲۷ ہو گئی۔ سویڈن آٹھویں نمبر پر ہے جہاں امسال ۷۳۔۲۵ سے گر کر ۹۲۔۲۰ ہو گئی ہے۔ تعداد میں کوئی ایسا اضافہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا جواز ہو معلوم ہوتا ہے کہ سیکرٹری تحریک (جدید) نے نمایاں کام نہیں کیا ڈنمارک ۱۷۔۲۰ سے بڑھ کر ۹۰۔۲۲۔ یہ نویں نمبر پر ہے اور ناروے ۱۷۔۱۷ تھا۔ امسال ۳۷۔۱۷ ہے لیکن چونکہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس لئے یہ قابل فہم ہے اور یقیناً اچھی کوشش ہے پس مجموعی طور پر جو عمومی مقابلہ اضافہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو نمبر ایک جرمنی ہے۔ جس نے گذشتہ سال کے مقابل پر سب سے زیادہ اضافہ دکھایا ہے۔ نمبر ۲ کینیڈا ہے اور نمبر تین امریکہ ہے اب تک کینیڈا نے نئے سال کا جو وعدہ کیا ہے وہ ایک لاکھ کینیڈین ڈالر کا وعدہ ہے۔ یو کے نے نئے سال کا وعدہ ۸۰ ہزار سے بڑھا کر ۹۰ ہزار پونڈ کر دیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ باقی سب جماعتوں کی طرف سے جب وعدے وصول ہوں گے تو یہ جو غیر معمولی ترقی کا رجحان ہے یہ انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہے گا۔

آخر پر میں ایک مختصر تبصرہ اس رپورٹ پر کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق جماعتی انتظام سے ہے۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ جماعتی نظام کی جو شاخ مستعد ہو، اسی جماعت میں وہ بہتر نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ ایک اچھا سیکرٹری تحریک جدید آجائے تو باقی جماعت کے حالات ویسے ہی رہیں تب بھی تحریک جدید کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک اچھا سیکرٹری وقف جدید آ جائے تو یہی بات وہاں ظاہر ہوتی ہے اگرچہ ہم مقابلہ تو کرتے ہیں لیکن بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جماعت پیدا کی ہے یہ زمین کے لحاظ سے ہر جگہ زرخیز ہے۔ زمین کے کسی کونے میں آپ چلے جائیں وہاں زرخیز جماعت ہی ملے گی۔ اگر پیداوار میں فرق پڑتا ہے تو وہ کسان کی قابلیت اور کام کرنے والے کی قابلیت کا مظہر ہوتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھیں کہ آگے پیچھے دوڑیں تو مزدور کچھ لوگ آگے نکلیں گے، کچھ پیچھے رہیں گے۔ لیکن بعض لوگوں کا پیچھے رہ جانا عین ممکن ہے کہ ان کی اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے ہو۔ جماعت کے عمومی اخلاص کی کمی کا مظہر نہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایسی ہی صورت ہے۔

اس ضمن میں ایک دو باتیں خاص طور پر میں آپکے سامنے رکھنی چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ امراء جو اس بات کے عادی ہوں کہ جب تک وہ توجہ دیں اس وقت تک وہ کام ہوتے رہیں اور جب انکی نظر دوسری طرف ہو تو کام ہونے بند ہو جائیں، ان کے ہاں جماعتوں میں متوازن ترقی نہیں ہوتی۔ بعض امراء اپنا وقت رکھتے ہیں کہ اتنا حصہ میں فلاں کام پر دونگا اور سب کو اس کام کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ پھر وقت دیتے ہیں دوسرے کام کے لئے۔ پھر تیسرے کام کیلئے اور جماعت کے کام اتنے بڑھ چکے ہیں کہ انکی توجہ ہر طرف ہو نہیں سکتی۔ اور سال میں کسی نہ کسی پہلو سے کوئی نہ کوئی کام تشنہ تکمیل رہ جاتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ امیر اپنے ماتحت تمام شعبوں کو ہمیشہ بیدار رکھے اور تربیت دے کام کرنے والوں کو کہ وہ امیر کی توجہ کے بغیر بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنے ضمیر کی روشنی سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور ہمیشہ خود اپنا محاسبہ کرتے رہیں۔ ایسے منتظمین اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ اچھے نتائج ظاہر کرتے ہیں جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھیں۔ وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ یہ سارا بوجھ ہم پر ہے ہم خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ پس قطع نظر اسکے کہ ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ نہیں۔ وہ ہمیشہ مستعد ہو کر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ایسی جماعتیں جن میں یہ نظام جاری ہیں، وہ اللہ کے فضل سے سب شعبوں میں متوازن کام کر رہی ہیں پاکستان میں کراچی کی ایک مثال ہے خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ گذشتہ دسیوں سال سے مسلسل پورے استقلال اور ثبات قدم کے ساتھ ہر شعبے میں متوازن کام ہو رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نظام جماعت کو جس طرح نافذ کرنا چاہیئے تھا۔ اس طرح خدا کے فضل سے وہاں کے امراء کو یکے بعد دیگرے یہ توفیق ملی کہ وہ نافذ کرتے چلے جائیں اور عمومی نگرانی رکھیں۔

یہ مضمون ہمیں قرآن کریم سکھاتا ہے اور قرآن کی روشنی میں میں اسکو مزید واضح کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا بھی کیا اور ٹھیک ٹھاک بھی کر دیا اور اس کے بعد ساتویں دن ہم عرش پر استواء کر گئے۔ ہم عرش پر قرار پکڑ گئے۔ اب جہاں تک آرام کا تعلق ہے خدا کے لئے تو آرام کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ وہ تو ایک انتھک وجود ہے اس لئے اس میں ہمارے لئے کیا پیغام ہے۔ پیغام ہمارے لئے یہ ہے کہ جب ایک اچھا منتظم نظام کے ہر پہلو کو درست کر کے جاری کر دیتا ہے تو اس کے بعد وہ ایک بلند حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر وہ ان سب باتوں پر ایک آفاقی نظر ڈال رہا ہوتا ہے اور ہر چیز کی سطح پر پھر نیچے اتر کر اس کو دخل دینے کی ضرورت نہیں رہتی تو عرش پر بلند ہونا یا عرش پر استواء پکڑنا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ خدا اپنی تخلیق میں ایک کامل نظام پیدا کرتا ہے اور جب وہ نظام جاری کر دیتا ہے تو اس کی نوک پلک درست کر کے اس کو اس طرح چلا دیتا ہے کہ پھر وہ جاری و ساری ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پھر یہ جس طرح انسانی سطح پر ہمیں سوچیں تو بھاگنے دوڑنے کی پھر ضرورت کوئی نہیں کہ اوہو! ہو ہو! فلاں شعبہ ختم ہو رہا ہے۔ فلاں جگہ یہ نقص پڑ رہا ہے۔ فلاں جگہ یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ سارا نظام اپنی ذات میں ٹھیک ٹھاک درست ہو کر جاری و ساری ہو جاتا ہے اور کوئی شور اس کا سنائی نہیں دیتا۔ یہ بہترین نظام کی تصویر ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کھینچی ہے وہ امراء جو اپنے ماتحت شعبوں کو شروع میں محنت کر کے اور توجہ کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیتے ہیں اور جاری و ساری کر دیتے ہیں، اس کے بعد پھر وہ اپنی توجہ ایک اور شعبے کی طرف منتقل کرتے ہیں

پھر ایک اور شعبے کی طرف۔ پھر ایک اور شعبے کی طرف اور پھر رفتہ رفتہ جب سب نظام درست ہو جاتا ہے تو ان کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح ایک عرش نصیب ہوتا ہے اور وہ دنیا کی سطح سے بلند سطح کا ایک عرش ہوتا ہے اور وہ اپنی جماعت میں ایک ایسی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں جس طرح خاندان کا ایک بزرگ، جس کے بچے اس کے لئے کام کر رہے ہوں اور بظاہر وہ بیچ میں کاموں میں ملوث نہ ہو ان سے اوپر بالائی سطح پر بیٹھا نظارہ کر رہا ہو۔ لیکن درحقیقت یہ اس کی عمر بھر کی محنت۔ اس کا سلیقہ اس کی عقل ہی ہیں جو اولاد میں اس قسم کی کام کی ہمت اور کام کا سلیقہ عطا کرتے ہیں تو آپ بھی بحیثیت امراء اس طرح کام کریں۔ تحریک جدید کا شعبہ مثلاً ہے۔ میں نے گذشتہ چند سالوں سے خاص طور پر یہ مشاہدہ کیا ہے کہ آخری وقت تک رپورٹیں ہی نہیں آرہی ہوتیں۔ جب ان کو یاد دہانی شروع کرائی جاتی ہے۔ تقریباً خطبے سے دو مہینے پہلے میں توجہ دلانی شروع کر دیتا ہوں اور اس کے باوجود وقت پر رپورٹیں نہیں پہنچتیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ توجہ نہیں کرتے کیونکہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اطاعت کی روح ہے۔ وہ توجہ ذرا دیر سے شروع کرتے ہیں۔ جب تک ان کو جگایا نہ جائے۔ ہوش نہ دلائی جائے ان کو پتہ نہیں لگتا کہ ہم نے کیا کرنا تھا اور پھر شرم مانع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ وہ رپورٹیں پی ہی جاتے ہیں کہ خاموشی اختیار کر جاؤ۔ ہے ہی کچھ نہیں بیان کرنے کے لئے۔ بعض جگہ وہ دیر سے کام شروع کرتے ہیں وقت سے اوپر ختم نہیں کر سکتے۔ اس لئے کچھ تو افراتفری میں رپورٹ بھیج دیتے ہیں اور کچھ وہ لوگ ہیں بھیجتے ہیں اور پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ نے تو جلدی ڈالی ہوئی ہے ہم کیا کریں۔ پوری صحیح رپورٹ نہیں بن سکتی۔ گویا کہ سارا قصور یاد دلانے والے کا تھا۔ کہ کیوں اس نے جلدی ڈالی کہ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ اب رپورٹ میں رخنہ رہ گیا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ان کی مثال وہی اس قصے والی ہے کہ ایک شخص کے ہاں کوئی مہمان آیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ کھانے کا وقت ہو گیا ہے دوپہر کا۔ تو تم بھاگ کر دو آنے کی دہی لے آؤ کیونکہ اس وقت ہمارے گھر میں اور کوئی چیزیں نہیں ہیں تو دہی کے ساتھ ذرا تھوڑا سا ایک نیا ذائقہ پیدا ہو جائے گا۔ لیکن ذرا جلدی کرنا۔ اس نے کہا کہ حضور! ابھی میں ابھی آیا۔ پھر وہ چلا گیا۔ وہاں جا کر دہی والے کے پاس کھڑا ہوا۔ کچھ باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ بھول ہی گیا کہ میں کس لئے آیا تھا۔ کافی دیر ہو گئی اسکو اور جب اس کو یاد آیا تو پتہ لگا کہ کھانے کا وقت تو گذر چکا ہے تو اس نے کہا کہ پھر آج جاتے ہی نہیں۔ کل جائیں گے دوپہر کو جب کھانے کا وقت ہوگا۔ چنانچہ اس نے اندازہ لگایا کہ اب کھانے کا وقت ہو گا مالک بیٹھنے والا ہو گا اس نے دو آنے کی دہی لی اور پلیٹ لیکر بھاگا بھاگا جب کمرے میں داخل ہو رہا تھا تو ٹھوکر لگی اور زمین پہ جا پڑا اور دہی بھی گر گئی تو مالک کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔

## تواڈی کالیاں نے مار دیا

کہ تمہاری جلدی نے ہمیں مروا دیا۔ نہ تم جلدی کرتے، نہ میں گرتا، نہ یہ دہی ضائع ہوتی۔ تو ایک دن بعد بھی ابھی وہ جلدی تھی۔ تو ایسے تحریک جدید کے سیکرٹری جو افراتفری میں لکھتے ہیں کہ آپ نے کیا مشکل ڈالی ہوئی ہے اتنی جلدی ہم نہیں کر سکتے۔ اب خام رپورٹ ہے تو خام ہی سہی ان کی ایسی ہی مثال ہے لیکن ان کو اگلے سال بھی ہوش نہیں آتی۔ یہ صرف فرق ہے۔ ایک دن بعد ہی سہی یعنی ایک سال ہی اگر وقت سے اوپر رپورٹ بھیج دیں تو میں سمجھوں گا کہ ان کی اس سے ملتی جلتی کچھ مثال تھی لیکن وہ اٹھتے ہی نہیں۔ اس لئے امراء کا فرض ہے کہ آج سے ان کو جگائیں آج سے ان کو کام کا سلیقہ سکھائیں۔ آج سے ان کی نگران شروع کریں ان کو بتائیں کہ تم نے آئندہ سال فلاں وقت سے ایک مہینہ پہلے ہی رپورٹ تیار کر کے مجھے پکڑانی ہے۔ اور اس میں یہ دیکھنا ہے کہ یہ اعداد و شمار اب تک رونما ہو چکے ہیں اور ان کے رونما ہونے کی توقع ہے اور پھر آخری وقت میں ٹیلیگرام کے ذریعہ یا FAXES کے ذریعے آخری ہنگامی اطلاع پہنچائی جا سکتی ہے کہ ان اعداد و شمار کو درست کر لو۔ یہ باتیں بعد میں پیدا ہوئی ہیں تو اس پہلو سے جماعت کو بہت ضرورت ہے کہ اپنے نظام میں توازن پیدا کرے۔ بہت سی جماعتیں بعض شعبوں میں بہت اچھے کام کر رہی ہیں لیکن توازن نہ ہونے کی وجہ سے بعض شعبوں میں وہ پیچھے رہ جاتی ہیں۔

دوسری بات یہ بیان کرنے والی ہے کہ بار ہا میں توجہ دلاتا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ دعا کا مضمون ایسا ہے جو ساری انسانی زندگی کی دلچسپیوں پر حاوی ہے اور عمومی دعائیں نہیں بلکہ خاص معاملات کے متعلق خاص توجہ سے دعا کرنا ضروری ہوا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں برکت ملتی ہے۔ اسلئے امراء محض نظام کے خشک نگران نہ بنیں بلکہ ایک زندہ نظام کے زندہ نگران بنیں اور روحانی لحاظ سے ان کا دعا گو ہونا ضروری ہے ان کا دعا پر ایمان رکھنا کامل یقین رکھنا ضروری ہے۔ اور ہر مشکل کے وقت دعا کے ساتھ انکو کام شروع کرنا چاہیئے اور دعا کے ساتھ مشکل کشائی کیلئے خدا کے حضور گرنا چاہیئے۔ اس طرح آپ کے ہر شعبے میں خدا کے فضل سے غیر معمولی برکت پڑے گی۔

**جو لوگ دعا کے مضمون کو بھولتے نہیں۔ انکے کاموں میں بے انتہا برکت ہوتی ہے۔**

اور اس پہلو سے میں نے مثلاً تبلیغی میدانوں میں بھی دیکھا ہے جہاں امراء ہیں اور دعائیں کرتے بھی ہیں اور عاجزی کے ساتھ دوسروں کو بھی دعا کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ درخواستیں کرتے رہتے ہیں ان کے ہاں غیر معمولی برکت پڑتی ہے پس اپنے جماعتی نظام کو خشک مکینیکل دنیاوی نظام نہ بننے دیں۔ اس کو اپنی دعاؤں سے اپنے آنسوؤں سے، اللہ کی محبت سے تر رکھیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کے کاموں میں حیرت انگیز برکتیں پڑنا شروع ہو جائیں گی۔ آپکے وقت میں برکت پڑے گی۔ آپکے کاموں کے پھلوں میں غیر معمولی برکت پڑے گی انکے ذائقے میں برکت پڑیگی۔ ان کی مٹھاس میں برکت پڑے گی۔ انکے باقی رہنے کی صلاحیت میں برکت پڑے گی پس یہ دو نصیحتیں میں آپکو کرنی چاہتا ہوں یعنی نظام جماعت کے لحاظ سے توازن پیدا کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے نظام سے سلیقہ سیکھیں اور اس عرش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ہر اچھے منتظم کے مقدر میں ہوا کرتا ہے۔ وہ نظام مکمل کر دیتا ہے اور پھر عرش پر بیٹھ جاتا ہے لیکن آپ جس عرش پر بیٹھتے ہیں وہ خدا کے عرش کے قدموں میں رہے گا اور جب تک دعا کے ذریعے اپکا خدا کے عرش سے تعلق قائم نہ ہو۔ وہ عرش کامل نہیں ہو سکتا یعنی آپکا عرش اور وہ بے معنی اور بے حقیقت ہو جائیگا۔ پس اس مضمون کو سمجھتے ہوئے عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں صحیح معنوں میں دین کا حقیقی عرفان عطا کرے اور اس عرفان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

### بقیہ صفحہ نمبر ۱۰

اور آپکی تقریر کے دوران ہی ان لوگوں نے شرارت شروع کر دی اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم کچھ سوال کرنا چاہتے ہیں انکے جوابات دیئے جائیں مولوی صاحب کی تقریر جاری ہی تھی کہ ان لوگوں نے اپنا مطالبہ بار بار دہرایا مولوی صاحب آدھ گھنٹہ تک تقریر کی اسکے لئے خاکسار نے صدر جلسہ کی اجازت سے یہ اعلان کیا کہ اس اجلاس میں سوال و جواب نہ ہوگا بلکہ مقررہ وقت میں مقررہ عناوین پر ہی تقاریر ہونگی اگر کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو وہ کسی وقت ہمارے مشن پر آئے انکو انشاء اللہ جوابات دیئے جائیں گے۔ لیکن ان لوگوں نے اپنی ضد سے نہ ہٹنا تھا اور نہ ہی ہٹے چونکہ انکی شرارت کا پہلے سے علم ہو چکا تھا۔ اس لئے پہلے سے ہی پولیس کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب ان لوگوں نے زیادہ ہی شور اٹھانا شروع کیا تو مہمان خصوصی خاص طور پر انکے پاس گئے اور انکو سمجھایا اور پھر واپس آئے اور اسٹیج سے بھی لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا کہ وہ جلسہ کی کاروائی سنیں اور شور نہ کریں لیکن یہ لوگ گالیوں پر اتر آئے اور مکرم ظفر اقبال صاحب کو بھی گالیاں دینے لگے اس پر پولیس نے کہا کہ چونکہ جلسہ کا وقت بھی ختم ہو چکا ہے۔ اسلئے اب آپ اس جلسہ کو ختم کر دیں۔ چنانچہ صدر جماعت بکٹو نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم صدر جلسہ کی اجازت سے مکرم ظفر اقبال نے اجلاس کی کاروائی ختم کرنے کا اعلان کیا اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پر سوز دعا کروائی اور بخیر و خوبی جلسہ صد سالہ جشن تشکر بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا الحمد للہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر کانفرنس کے پہلے روز اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم سیٹھ محمد رشید الصمد صاحب

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# صد سالہ جشنِ تشکر کانفرنس بمبئی

## مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء

**ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے دو صد کے قریب مہمانوں کی شرکت ★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام ★ ریڈیو، T.V اور اخبارات میں نمایاں تشہیر ★ قرآن مجید، احادیث نبوی اور اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کے تراجم کی نمائش**

مرتبہ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے پروگرام میں یہ بھی شامل تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جلسے کئے جائیں چنانچہ اس پروگرام کے تحت ہندوستان کے دیگر شہروں میں جلسے کرنے کا جہاں پروگرام بنایا گیا وہاں بمبئی میں بھی مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر کو صد سالہ جشنِ تشکر کے تحت کانفرنس کرنے کا پروگرام رکھا گیا اور مرکز نے باقاعدہ اس کے لئے منظوری بھی عنایت فرمائی۔

### مہمانوں کی آمد

بمبئی کی جماعت چونکہ چھوٹی ہے اس لئے دیگر جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ افراد کو آنے کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ بذریعہ طیارہ مورخہ ۱۸ اکتوبر کو سانتا کروز ہوائی اڈے پر تشریف لائے اور محترم صدر جماعت بمبئی کے ہمراہ دیگر افراد جماعت اور مستورات نے آپ کا استقبال کیا۔ اور گلپوشی کی وہاں سے آپ کو بذریعہ کار احمدیہ مشن ہاؤس لایا گیا آپ کی رہائش کا پروگرام ہوٹل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں تھا جو مشن ہاؤس کے سامنے ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ قادیان سے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب تشریف لائے تھے۔ ان کے علاوہ علماء میں سے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد اور مکرم مولوی محمد ... صاحب مبلغ مدراس تشریف لائے ... مکرم مولوی محمد عمیر احمد صاحب طاہر ... جو کہ کانفرنس کے کاموں کے لئے ... سے ہی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ مکرم سید فضل احمد صاحب آئی جی ریٹائرڈ بہار مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نیز مکرم سیٹھ جہانگیر علی صاحب نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ ان کے علاوہ عثمان آباد، پونہ، یادگیر، حیدر آباد، کیرلہ، کرناٹک اسٹیٹ سے آنے والے جملہ احباب جماعت کی تعداد پونے دو صد کے قریب تھی۔ لندن اور افریقہ سے بھی ایک ایک فرد نے نمائندگی کی۔

### تشہیر اور پریس کانفرنس

کانفرنس کا اعلان اخبار بدر میں کرایا گیا اور ایک سرکلر کے ذریعہ ہندوستان کی بڑی بڑی جماعتوں کو بھی کانفرنس کی اطلاع ارسال کی گئی۔ کانفرنس کے پوسٹر شائع کر کے بمبئی کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر بروز جمعہ پریس کانفرنس رکھی گئی تھی۔ اس کے لئے تمام پریس والوں کو پہلے سے ہی دعوت دی گئی اور کانفرنس سے ایک دن قبل بمبئی کے بڑے بڑے اخبارات والوں سے جاکر خود ملاقات کر کے اُن کو کانفرنس میں آنے کی دعوت بھی دی گئی خاکسار کے ہمراہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری بھی شامل تھے۔

جمعہ محترم صاحبزادہ صاحب نے پڑھایا اور اس کے بعد ہی ہوٹل امبیسڈر (Hotel Ambassador) میں پریس کانفرنس سے خطاب کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ پریس کانفرنس ساڑھے تین بجے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس میں ۲۳ پریس نمائندوں نے شرکت کی اور ڈیڑھ گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے ساتھ ہی کانفرنس ہال میں قرآن کریم کے تراجم اور منتخب آیات اور احادیث و اقتباسات کے تراجم بھی دکھانے کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ہمارے مشن کے فوٹوز بھی رکھے گئے تھے۔ پریس کانفرنس کو مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان اور مکرم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ آئی جی بہار اور مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان نے مخاطب کیا اور پریس کانفرنس نمائندوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ان کے ہمراہ صدر جماعت مکرم غلام محمد صاحب دانچوری بھی تھے۔ پریس کانفرنس کی رپورٹیں دوسرے اور تیسرے دن اخبارات میں شائع ہوئیں۔ جب کہ آل انڈیا ریڈیو نے اُسی دن شام کو ہی اپنی خبروں میں ہماری کانفرنس اور آئندہ کے پروگرام کی خبر نشر کی۔ اور یہ تین مرتبہ نشر کی گئی۔ مراہٹی کوکن اور گجراتی زبان میں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پریس کانفرنس میں جماعت کی ترقی کا ذکر کیا گیا اور پاکستان میں جماعت پر ہو رہے مظالم کا ذکر ہوا نیز جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ عورتوں کے بارے میں جماعت کا موقف۔ نان و نفقہ کا مسئلہ پیش ہوا۔ اس موقعہ پر ایک پریس ریلیز بھی تمام نمائندگان کو دی گئی۔ بعدہٗ اُن کو چائے بسکٹ وغیرہ پیش کی اور تحائف بھی پیش کئے گئے۔

### مستقل نمائش کا افتتاح

بمبئی کی مستقل نمائش کا افتتاح بھی ۲۰ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک رکھا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے شام کو سات بجے بمبئی کی مستقل نمائش کا افتتاح فرمایا۔ یہ نمائش الحق بلڈنگ جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں لگائی گئی ہے۔ بڑے بڑے شیشے کے فریم بنا کر اُن میں کُتب اور تصاویر رکھی گئی ہیں۔ اس وقت بمبئی کی نمائش میں منتخب آیات کا ترجمہ ۸۶ زبانوں میں اور احادیث کا ترجمہ ۶۶ اور اقتباسات حضرت مسیح موعودؑ کا ترجمہ ۴۳ زبانوں میں موجود ہے۔ جو کہ اس میں رکھا گیا ہے۔

اس نمائش میں دُنیا کا ایک بڑا نقشہ رکھا گیا ہے۔ جس میں دُنیا کے ایک سو بیس ۱۲۰ ممالک کو تین رنگ کے قمقموں سے مزین کر کے اپنی جماعتوں کو دکھایا گیا ہے۔ جس کا بٹن دبا کر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ بعدہٗ دُعا کرائی گئی۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دُنیا کے اس نقشہ میں بلب مکرم نصیر احمد صاحب انجینئر ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان نے اپنے خرچ پر بڑی محنت سے لگائے خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

### کانفرنس کا پہلا دن

کانفرنس کے لئے جگہ کا انتظام باندرہ میں کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں عارضی نمائش کا بھی انتظام تھا۔ خدام ۲۰ اکتوبر کی رات کو ہی نمائش کی اشیاء لے کر کانفرنس کی جگہ چلے گئے تھے۔ اور دوسرے دن صبح سے ہی وہاں نمائش شروع کر دی گئی تھی۔

مورخہ ۲۱ اکتوبر رات ۹ بجے جلسہ جشنِ تشکر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم حافظ اللہ دتہ صاحب غوری نے نظم سنائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے افتتاحی تقریر

میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تمام پیشوایان مذاہب کی پاک سیرت و زندگی اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ تعلیم پیش کرنے کے لئے جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذاہب کے درمیان اتحاد و اتفاق اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے اس میں مختلف تجاویز ہیں۔ جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں بین الاقوامی و بین المذاہبی یکجہتی اور باہمی پیار و محبت کی فضاء پیدا ہو سکتی ہے۔

بعدہٗ محترم محمود احمد صاحب رائچوری صدر جماعت احمدیہ بمبئی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر کی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ آپ کی زندگی کے ہر لمحہ کا واقعہ خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے۔ آپ کی زندگی رہتی دنیا تک ہر طبقہ انسان کے لئے ہر شعبہ زندگی کے لئے کامل نمونہ ہے۔ جس کی تصدیق خدا تعالیٰ نے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ میں بیان فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن، جوانی، بڑھاپے کے مختلف ایمان افروز واقعات سنائے۔ عدل و انصاف کے قیام اپنوں اور دشمنوں سے سلوک کے بارہ میں مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا نہایت نیک و پاک نمونہ رہتی دنیا تک قابل عمل ہے۔

دوسری تقریر محترم سردار جگجیت سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ کالج بمبئی نے کی آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قریبی مطالعہ سے مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ آپ لوگ تمام پیشوایان مذاہب کو بڑی عقیدت کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت گورو نانک دیو جی مہاراج کی سیرت و سوانح کے متعلق چیدہ چیدہ حالات اور تعلیمات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی آمد کے اغراض میں سے ایک غرض ہندو اور مسلمانوں کے درمیان یکجہتی اور باہمی پیار و محبت پیدا کرنا اور ہندو مذہب اور مسلمانوں میں جو بدعقیدگی اور گمراہی پھیلی ہوئی تھی اس کو دور کرنا تھی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ نیک تمنا ظاہر کی کہ زور کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام لے کر ساری دنیا میں پھیلتے جائیں۔

تیسری تقریر FATHER JOE D'SOZA. نے کی آپ نے بائبل سے حضرت مسیحؑ کی بعض تعلیمات پڑھ کر سنائیں۔ جن میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنی ساری جان اور اپنے سارے خلوص سے تعلق پیدا کرنے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ جماعت احمدیہ کے نہایت پُر اثر نعرہ نے میرے دل پر اثر کیا کہ LOVE FOR ALL HATERED FOR NONE. دراصل یہ تعلیم حضرت یسوع مسیح کی ہی ہے۔ جس کو آج جماعت احمدیہ اکنافِ عالم میں پھیلا رہی ہے۔

بعدہٗ عزیزم محمد اسد اللہ صاحب گڈے نے نظم پڑھ کر سنائی۔

چوتھی تقریر شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر مختصر رنگ میں ایک ہندو مقرر نے کیا۔

پانچویں تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے موعود اقوام عالم پر کی آپ نے اس زمانے میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مذہب نے ضلالت و گمراہی کی حالت کا ذکر کرنے کے بعد ایک موعود اقوام عالم کے بارے میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کو بتاتے ہوئے آپ کے عظیم کارنامے تفصیل سے پیش کئے۔

صدارتی خطاب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مذہب کے پیشوا یا ان کے بانی سے محبت اور اپنائیت اس مذہب کے ماننے والوں کے اندر فطرت سے جاگزیں ہے۔ اس محبت کی خاطر بہت سی لڑائیاں لڑی گئیں۔ لیکن قرآن مجید نے اپنی تعلیم پیش کر دی ہے کہ ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک حضرت کرشن جی مہاراج، رام، بدھ، زرتشت، کنفیوشس، یسوع مسیح کو خدا کے پیارے اور مامور نہ سمجھے اسلام نے جس بین الاقوامی یکجہتی اور دائمی پیار و محبت کا سبق دیا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے ولکل قوم ھاد اور وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کہہ کر اصول کو بیان فرمایا کہ کسی قوم کو بھی بغیر کسی مامور یا مرسل کے نہیں چھوڑا اسی اصول کو اپنانے سے مذہبی لحاظ سے کسی قسم کی کوئی تفریق پیدا نہیں ہوتی آپ نے فرمایا اس زمانے میں ہماری تعلیم کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے الخلق عیال اللہ فرما کر ایک اور زاویہ نگاہ سے باہمی اخوت اور رشتہ داری کی بنیاد ڈالی ہے۔ آج جماعت احمدیہ اسی اسلامی اصول اور تعلیم کو لے کر اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

## دوسرا دن

دوسرے دن کا پروگرام بھی رات ۹ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔ لیکن اس اجلاس کے مہمان خصوصی محترم ظفر اقبال صاحب سابق کلکٹر تھانہ تھے۔ اس اجلاس میں محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تلاوت قرآن کریم کی۔ محترم عبد الصمد صاحب آف عثمان آباد نے نظم پڑھی۔ بمبئی جلسہ جشن تشکر کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام خاکسار برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں اور غیروں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے عورت کی بنیادی تین رشتوں۔ بیٹی، بیوی اور ماں کا ذکر کرتے ہوئے بعثت نبوی سے قبل کا نقشہ کھینچا کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر یہ تعلیم دی کہ جو شخص اپنی دو بچیوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کرتا ہے اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ بیویوں کو اس زمانے میں پاؤں کی جوتی کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ غلام سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ لیکن نبی اکرم صلعم نے بیویوں کے حقوق کی حفاظت فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں نہایت باثر اور ایمان افروز واقعات سنائے۔ اسی طرح ماں کے احترام کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں کے نیچے خدا تعالیٰ ان کو جنت کا وارث قرار دیتا ہے۔ آپ نے آخر میں غیروں سے حسنِ سلوک کے بارے میں چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ کے مہمان خصوصی محترم ظفر اقبال صاحب سابق کلکٹر کی محترم صدر جماعت بمبئی مکرم غلام محمود صاحب رائچوری نے گل پوشی کی ساتھ ہی صدر جلسہ کی بھی گلپوشی ہوئی۔

اسلام اور بین الاقوامی یکجہتی اس عنوان پر محترم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ سابق ڈی۔ جی۔ پی بہار نے انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام دنیا کے سامنے ایک خدا کو پیش کرتا ہے جو رب العالمین ہے اسلام کا پیش کردہ مامور من اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم رحمۃ للعالمین ہے اسلام جو مذہبی اور شرعی کتاب پیش کرتا ہے یعنی قرآن مجید وہ ذکر للعالمین ہے اور اسلام کے روحانی مرکز مکہ مکرمہ کے بارے میں مثابۃ للناس و امنا فرمایا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ایک یونیورسل مذہب ہے جو کسی خاص زمانہ کے لوگوں کے لئے محدود اور مخصوص نہیں۔ آپ نے حقوق انسانی کے بارے میں قرآن مجید کی تعلیمات پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم آج کل ہر زمانہ کے لئے قابل عمل ہے۔

اجلاس کی تیسری تقریر محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر کی۔ آپ نے سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرما کر بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ آپ نے اس ضمن میں تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی ضرورت اور آپ کے عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کی چوتھی تقریر محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد نے کی آپ کی تقریر وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت مسیح موعودؑ پر تھی۔ ابھی آپ نے تقریر شروع نہیں کی تھی کہ چند شرارت پسند علماء جلسہ گاہ میں داخل ہوئے اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ [illegible] پر)

# جشن تشکر صد سالہ کانفرنس بمبئی کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام

## جماعت ہندوستان کو اس وقت تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی مستعدی دکھانے کی ضرورت ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے عزیزو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر بہت خوشی کا موجب ہے کہ بمبئی میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اس کے شرکاء کو اپنے فضل سے وہ تمام برکتیں عطا کرے جو ایک خالص دینی اجتماع سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اور جس کا ذکر ایک حدیث نبوی میں ہے خدا تعالیٰ کے فرشتے ایسی نیک مجالس کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ کوشش کریں کہ آپ کی یہ کانفرنس ایسی ہی بابرکت مجلس بن جائے اور فرشتوں کی مقبول دعائیں آپ سب کو حاصل ہوں۔

اسلام امن اور آشتی کا مذہب ہے اس کی پاک تعلیم کو روشنی عطا کرتی اور ایسے دین و دنیا کی راحتیں عطا کرتی ہے اس زمانہ میں جب کہ ہر سو بدامنی اور فساد کا دور دورہ ہے اور بنی نوع انسان کو مصائب اور مشکلات اور دکھوں نے گھیرا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو امن اور راحت عطا کرنے کے لئے امن اور سلامتی کے شہزادے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور ساری دنیا کو امن اور اطمینان عطا کرنے کے لئے اسلام کی مقدس تعلیم زمین کے کونے کونے میں پھیلانے کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس عالمگیر مہم کی بنیاد رکھی اور ایک ایسی جماعت قائم فرمائی جس کی امتیازی شان یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے ہر جہت سے وقف اور ہر آن مصروفِ عمل رہتی ہے۔

اسی بنیادی فریضہ کی طرف میں ساری جماعت کو جماعت کے ایک ایک مرد، عورت اور بچے کو بار بار توجہ دلا رہا ہوں ہماری منزل کرۂ ارض پر بسنے والے ایک ایک انسان تک نہ صرف اسلام کی تعلیمات کا پہنچانا بلکہ ان سب کے سینوں کو نور اسلام سے منور کرنا ہے۔ آپ ... اپنے اردگرد نظر اٹھا کر دیکھیں کتنے علاقے ہیں جو توحید سے خالی ہیں۔ کتنی قومیں ہیں جو ہنوز اسلام اور احمدیت کے نام سے ناآشنا ہیں اور آپ کی منتظر ہیں کہ آپ کب ان کے پاس پہنچیں اور کب انہیں اسلام کے چشمۂ شیریں سے خبر دیں تا ان کی تشنہ کامیوں کے سامان ہوں۔ پس بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ نہ صرف خود دعوت الی اللہ کے میدان میں اتریں بلکہ کام کی وسعت کے پیش نظر ہر جماعت کے ہر احمدی کو اسی صف میں لا کھڑا کریں تا ہم خدا کی محبت کے وہ نظارے دیکھیں جن کا نقشہ اس نے اپنے کلام پاک میں یوں کھینچا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا

کہ یقیناً اللہ اپنے ان بندوں سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اکیلے نہیں بلکہ صف باندھے قطار اندر قطار جہاد کرتے ہیں یاد رکھیں اگر آپ خدا کی راہ میں اکیلے اکیلے کی بجائے صف در صف نکلیں گے تو خدا کا سلوک بھی آپ سے یہ ہوگا کہ وہ فوج در فوج لوگوں کو احمدیت میں داخل کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

میں نے دینی کاموں کی وسعت کے پیش نظر احباب جماعت کو وقف بعد از ریٹائرمنٹ اور تین سال یا اس سے زائد وقف کرنے والے مخلصین کی ضرورت بتائی ہے میرے عزیزو! میرے بہت ہی پیارو!! آگے بڑھو اور خدا کی رضا کی خاطر اپنے کو پیش کرو۔ اگر آپ صدق اور ہمت کے ساتھ ... معروف عمل ہو جائیں۔ تو خدا آپ کے رستہ کی ہر روک اٹھا دیگا اور آپ کے کاموں میں وہ پیارا خود معین و مددگار ہوگا۔

میں پھر تاکید سے کہتا ہوں کہ جماعت ہندوستان کو اس وقت تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی مستعدی دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس سر زمین میں احمدیت کا مرکز اوّل اور تخت گاہ رسول واقع ہے۔ خدا نے اس زمین کا انتخاب کرکے اسے فضیلت وعظمت عطا کی ہے۔ اس سرزمین پر ایک ایک فرد کا حق ہے۔ کہ اسلام کا نور ان تک پہنچے میری روح اس تصور کو حقیقت کے روپ میں دیکھنے کو بے تاب ہے کہ "قطعۂ ہند" کا ایک ایک گوشہ اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس میدان میں سعی مقبول کی توفیق عطا کرے آمین۔

سب احباب کو میرا محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور میری دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

---

قسط نمبر ۱۳

## پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک تأثرات

مکرم مبشر احمد صاحب جاوید، لاہور کینٹ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں اپنے ایک تازہ مکتوب میں رقمطراز ہیں:۔

"مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۸۹ء کو ایک غیر احمدی لڑکے نے ہمارے ایک احمدی مکرم صوفی محمد صادق کے باہر والے دروازے سے کلمہ طیبہ کا سٹکر اتار کر پھاڑ دیا اور نالی میں پھینک دیا جب مکرم صوفی صاحب کے بیٹے نذیر احمد نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا! تو اس نے جواب دیا کہ کلمہ طیبہ ہمارا ہے ہم جو مرضی کریں۔ تم مجھے منع کرنے والے کون ہو۔ چنانچہ پھر گالیاں دیتا ہوا بازار کی طرف گیا اور ایک جلوس تقریباً چھ صد آدمیوں پر مشتمل جمع ہو گیا۔ جب ہمیں اس واقعہ کا علم ہوا تو خاکسار، زعیم خدام اور ایک اور خادم ہم تینوں جلوس میں سے گزر کر بیت الذکر کی حفاظت کے لئے پہنچے۔ ہم پر کسی نے پتھراؤ نہیں کیا۔ لیکن جب بیت الذکر پہنچے اور ساتھ والے احمدی گھروں میں بیٹھ گئے تو جلوس نے پتھراؤ کیا۔ جس سے ہمارے پانچ آدمی زخمی ہوئے۔ ہمارے آدمی کم تھے اور اس لئے ہماری طرف سے پتھراؤ بہت کم تھا۔ اس کے بعد مخالفین نے مکانوں دکانوں اور بیت الذکر کو آگ لگانا شروع کی۔ چھ مکان، دو دکانوں اور بیت الذکر کو نقصان پہنچایا۔ اس واقعہ کے ختم ہوتے ہی پولیس آگئی اور انہوں نے قابو پا لیا ہمیں کہا کہ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہمارے پانچ زخمی افراد اور تین بزرگ افراد پولیس جیپ میں بیٹھ کر تھانہ گئے لیکن ۹ بجے سے ۱۲½ بجے تک ہمارے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ پھر زخمیوں کو ملاحظہ کے لئے پرانی انارکلی لے گئے اور پھر لے آئے۔ مخالفین کے جو چھ آدمی پکڑے تھے۔ انہیں رات کو چھوڑ دیا۔ اس واقعہ سے ایک روز پہلے مورخہ ۸ رجون ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کانفرنس کا جلسہ ہوا اور مولوی حضرات نے لوگوں سے بڑے اشتعال دلا کر کہا کہ ان کو (احمدیوں کو) قتل کر دو مکانوں کو جلا دو۔ گورنمنٹ ہمارے ساتھ ہے۔ آپ فکر نہ کریں!"

(اقتباس از خط مکرم مبشر احمد صاحب جاوید۔ آرڈیننس ڈپو۔ لاہور کینٹ)

قادیان دارالامان میں

# لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے چوتھے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

## صد سالہ جوبلی جشن کے سلسلہ میں خصوصی پروگرام

## حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا پیغام

رپورٹ مرتبہ شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے کاروان احمدیت کو دوسری صدی میں قدم رکھتے ہوئے دیکھا اور لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان نے دوسری صدی کا یہ پہلا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان کے علاوہ

۲۳ مجالس کی ۲۴ نمائندگان نے اس میں شرکت کی علاوہ ازیں انہیں مجالس سے ۶ ممبرات ناصرات اور ۴ غیر از جماعت ممبرات نے بھی شرکت کی۔

شاہجہانپور۔ بریلی۔ عثمان آباد یادگیر۔ کلکتہ۔ دہلی۔ مظفر نگر۔ سکندر آباد۔ کرڈ ایلی۔ نرنگا کولا۔ بنگلور۔ کوسمبی۔ سونگھڑہ۔ گجرات۔ حیدر آباد۔ مانسکا گوڑا۔ خانپور ملکی۔ کرونا گاپلی۔ پونا۔ کالیکٹ۔ گونڈا کانپور۔ چادکڑا۔ جڑچرلہ۔

### تشکیل اجتماع کمیٹی

سال کے شروع میں ہی اجتماع کمیٹی کی تشکیل کر کے تمام کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے نگران مقرر کی گئیں

### موازنہ کارکردگی لجنات اماء اللہ بھارت

دوران سال ۲۸ لجنات نے اپنی رپورٹیں بھجوائیں۔ ان کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ ہر شعبہ کو چیک کر کے کام کے مطابق نمبر دئے جاتے رہے سال کے دوران تمام رپورٹوں، سالانہ رپورٹ اور جوبلی کے کاموں کی رپورٹ دیکھنے کے بعد جن لجنات نے پوزیشن حاصل کی ان کے نام یہ ہیں۔

### شہری لجنات

| | |
|---|---|
| اوّل | لجنہ قادیان |
| دوم | " حیدر آباد |
| سوم | لجنہ شاہجہانپور |

### دیہاتی لجنات

| | | |
|---|---|---|
| اوّل | – | لجنہ ساگر |
| دوم | – | جڑچرلہ |
| سوم | – | " چنہ کنٹہ |

موازنہ ناصرات الاحمدیہ کے لئے قادیان کو چھوڑ کر باقی مجالس میں سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کیونکہ قادیان کی ناصرات کا معیار باہر کی ناصرات سے بہت مختلف ہے۔ اوّل ٹرافی قادیان کو دی گئی اس کے علاوہ اوّل آنے والی دوسری مجالس کو بھی دی گئی جن ناصرات الاحمدیہ نے پوزیشن حاصل کی ان کے نام اس طرح ہیں۔

### شہری لجنات

| | | |
|---|---|---|
| اوّل | – | شاہجہانپور |
| دوم | – | سونگھڑہ |
| سوم | – | حیدر آباد |
| انعام خصوصی | – | عثمان آباد |

### دیہاتی لجنات

| | | |
|---|---|---|
| اوّل | – | جڑچرلہ |
| دوم | – | سورب |
| سوم | – | ساگر |

جیسا کہ لجنات کو علم ہے کہ اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ کے لئے "نصرت جہاں بیگم ٹرافی" ہے۔ لیکن یہ سال چونکہ جوبلی کا سال تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ اس سال اوّل پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ کو صد سالہ جوبلی کی ٹرافی جس پر مونوگرام بنا ہو دی جائے۔ آئندہ سال سے پھر دوبارہ نصرت جہاں بیگم ٹرافی دی جایا کرے گی۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کے لئے بھی یہ فیصلہ کیا گیا۔ اسی سال فرسٹ آنے والی ناصرات کو جوبلی کی ٹرافی دی گئی آئندہ سال سے نواب مبارکہ بیگم ٹرافی دی جائے گی۔

### تیاری تزئین اجتماع گاہ

نصرت گرلز اسکول کے صحن کو شامیانہ لگا کر نہایت خوبصورت اجتماع گاہ تیار کی گئی۔ رنگین جھنڈیوں اور لائٹ سے اجتماع گاہ بقعہ نور بنی رہی۔

### پہلا دن پہلا اجلاس

پہلے دن کے اجلاس کی صدارت محترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے کی پروگرام کا آغاز محترمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن کریم با ترجمہ سے ہوا۔

بعدہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ بھارت کی قیادت میں عہد لجنہ اماء اللہ دہرایا گیا۔ ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی دعا کروائی اس کے بعد محترمہ حسینہ رفعت صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام۔ "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" خوش الحانی سے پڑھا اس سال اجتماع کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام نہیں پہنچ سکا تھا۔ اس لئے حصول برکت کے لئے گذشتہ سال کا سالانہ اجتماع لجنہ بھارت کا پیغام ممبرات کو سنایا گیا۔

حضور انور کا پیغام تاخیر سے پہنچا تھا جو کہ بدر میں شائع ہو گیا ہے

ازاں بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ کا پیغام بذریعہ کیسٹ آپ کی ہی آواز میں سنایا گیا۔ اس کے بعد محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ اکتوبر ۱۹۸۸ء تا ستمبر ۱۹۸۹ء پیش کی۔

### افتتاحی خطاب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے باہر سے آنے والی مہمان مستورات کو۔ اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَباً کہتے ہوئے نئی صدی کی مبارک باد دی اور ان اجتماع کے دنوں کو تسبیح و تحمید میں گزارنے کی تحریک فرمائی آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ احمدیت کا قیام فرمایا آپ اکیلے تھے۔ مگر آج آپ کی جماعت تمام دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اب جماعت پر ایک صدی مکمل ہو چکی ہے۔ اس نئی صدی میں آپ پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس کے لئے آنمحترمہ نے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کے ایک پیغام کا اقتباس پیش کر کے اپنے عملی نمونہ کا جائزہ لینے کی تلقین کی۔

اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے خلافت کی نعمت کی قدر کرنے کے لئے اور حضور کے لئے دعا کی خصوصی تحریک کی۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ کے مقابلہ جات شروع ہوئے

### مقابلہ حفظ قرآن مجید

اس مقابلہ میں قادیان اور یادگیر کی ۹ ممبرات نے حصہ لیا درج ذیل نے پوزیشن حاصل کی۔

| | | |
|---|---|---|
| اوّل | – | محترمہ شاہدہ تنویر صاحبہ |
| دوم | – | " راشدہ پروین موزاہ |
| سوم | – | " قمر النساء صاحبہ |

سیرت حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کے عنوان پر محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے تقریر کی۔ آپ نے محترمہ حضرت سیدہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی

بعد ازاں مقابلہ تقاریر معیار اوّل لجنہ شروع ہوا اس مقابلہ میں قادیان شاہجہانپور۔ سکندر آباد۔ بریلی اور یادگیر کی کل ۹ ممبرات نے حصہ لیا ججز کے فیصلہ کے مطابق

اوّل ۔ محترمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ قادیان
دوم ۔ " راشدہ رحمٰن صاحبہ "
سوم ۔ " نصرت الدین سکندرآباد
قرار پائیں ۔

**مقابلہ نظم خوانی لجنہ**

میں قادیان ۔ یادگیر ۔ کلکتہ اور شاہجہاں پور کی ۲۰ ممبرات نے حصّہ لیا پوزیشن درج ذیل ہے ۔
اوّل ۔ محترمہ حسینہ رفعت صاحبہ قادیان اور محترمہ روبینہ بیگم صاحبہ کلکتہ ۔
دوم ۔ محترمہ امتہ الہادی شیریں
سوم ۔ " امتہ الصبور صاحبہ ۔
محترمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ ۔ محترمہ امتہ الحکیم صاحبہ اور محترمہ راشدہ پروین مودہا صاحبہ ۔

**شبینہ اجلاس**

اس اجلاس کی صدارت محترمہ امتہ الباری صاحبہ طیبو پالی صدر لجنہ یو پی نے کی پروگرام کا آغاز محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید با ترجمہ سے ہوا بعد ازیں محترمہ امتہ الہادی شیریں صاحبہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی" پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا ۔
ازاں بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے درس قرآن مجید دیا

**مقابلہ تقاریر معیار دوم لجنہ**

اس مقابلہ میں قادیان اور عثمان آباد کی ۷ ممبرات نے حصّہ لیا ججز کے فیصلے کے مطابق درج ذیل نے پوزیشن حاصل کی ۔
اوّل ۔ محترمہ شاہدہ تنویر صاحبہ
دوم ۔ " امتہ الحکیم صاحبہ
سوم " امتہ الشافی روحی صاحبہ
اور " امتہ الشکور روزی صاحبہ
بعد ازاں لجنہ اماء اللہ قادیان کی ۷ ممبرات نے ترانہ ۔
" اے لجنہ عظیم اے سرمایہ چمن "
پیش کیا ۔

بعدہ مقابلہ ذہنی آزمائش لجنہ

میں تین ٹیموں نے حصّہ لیا دو قادیان کی اور ایک باہر کی اس میں قادیان کی A ٹیم ۹۷ نمبر لے کر کامیاب قرار پائی اس میں سو سالہ تاریخ احمدیت سے پیچیدہ پیچیدہ سوالات ممبرات سے کئے گئے ۔

**دوسرے دن کا پہلا اجلاس**

دوسرے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک ۹ بجے زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شروع ہوا ۔ پروگرام کا آغاز عزیزہ راشدہ انور کی تلاوت قرآن کریم با ترجمہ سے ہوا اس کے بعد محترمہ نسیم اختر صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی قیادت میں ناصرات کا عہد دہرایا گیا ۔ اس کے بعد راشدہ رحمٰن صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے پڑھی ۔

**خطاب محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت**

تشہد ۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا آپ نے فرمایا اس دوسری صدی کی ذمہ داری آپ کے سر ہے اسلئے آپ کو اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی عبادت ۔ آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنانا سچ بولنا ۔ قرآن مجید سے محبت ۔ پنج وقتہ نماز کی پابندی خلیفہ وقت سے محبت اور اطاعت جیسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔
ازاں بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ نے ناصرات الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ پیش کی ۔

**مقابلہ حسن قرأت لجنہ**

اس مقابلہ میں قادیان کی ۱۰ ممبرات نے حصّہ لیا ۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق ۔
اوّل ۔ محترمہ شاہدہ تنویر صاحبہ
دوم ۔ " امتہ الحکیم صاحبہ
اور " قمر النساء صاحبہ اور محترمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ
سوم ۔ محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ
بعد ازیں عزیزہ امتہ الباسط بشریٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال" خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا ۔

**خطاب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان**

تشہد ۔ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے قرآن کریم کی چند آیات تلاوت کیں اور لجنہ اماء اللہ کو دوسری صدی کا پہلا اجتماع منعقد کرنے پر مبارک باد دی آپ نے فرمایا کہ دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اور جب اسلام غالب ہوگا تو اس کے لئے اسلام میں داخل ہونے والوں کی تربیت ایک بڑا وسیع کام ہوگا اس سلسلے میں آنمحترم نے تربیت کے متعلق احادیث اور خلفاء کرام کے خطبات کی طرف توجہ دلائی ۔
آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتب میں سے چند اقتباسات سے عورتوں کو خاوند کی محبت اور اطاعت و فرمانبرداری اور بچوں کی تربیت کے متعلق مختلف نصائح پیش کیں ۔
بعدہ تحریک وقف نو اور والدین کی ذمہ داریاں ۔ اس موضوع پر محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ عودی نے تقریر کی آپ نے اس تحریک کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں سے ۔ اقتباسات پیش کئے

**مقابلہ فی البدیہہ تقاریر لجنہ**

اس مقابلہ میں قادیان ۔ بریلی اور سکندرآباد کی ۷ ممبرات نے حصّہ لیا ۔ درج ذیل نے پوزیشن حاصل کی ۔
اوّل ۔ محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ حیدرآباد
دوم ۔ " شاہدہ تنویر صاحبہ
سوم ۔ " راشدہ رحمٰن صاحبہ
اور " نعیمہ ریحانہ صاحبہ
ازاں بعد ناصرات الاحمدیہ کی پانچ ممبرات نے ترانہ پیش کیا ۔

**مقابلہ تقاریر معیار دوم ناصرات الاحمدیہ**

میں قادیان اور حیدرآباد کی ۸ بچیوں نے حصّہ لیا پوزیشن درج ذیل ہے ۔
اوّل ۔ عزیزہ ثاقبہ سہیل
دوم ۔ " جاویدہ ثمرین
سوم ۔ " امتہ الباسط فوزیہ
اور " عزیزہ طاہرہ
بعد ازیں محترمہ عقیلہ عزت صاحبہ نے بعنوان "نئی صدی کی ذمہ داریاں اور ناصرات الاحمدیہ" تقریر کی بعدہ

**مقابلہ نظم خوانی معیار سوم ناصرات الاحمدیہ**

میں قادیان ۔ اور کلکتہ کی ۸ بچیوں نے حصّہ لیا ۔ درج ذیل بچیاں پوزیشن کی حقدار قرار پائیں ۔
اوّل ۔ عزیزہ شائستہ تبسم
دوم ۔ " ساجدہ تنویر
سوم ۔ " سارہ طیبہ کلکتہ

**دوسرے دن کا دوسرا اجلاس**

دوسرے دن یہ اجلاس ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ شروع ہوا تلاوت قرآن پاک مع ترجمہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے کی اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف ورزشی مقابلہ جات ہوئے ۔

**تیسرا دن پہلا اجلاس**

اس اجلاس کی صدارت محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد نے کی ۔ عزیزہ زبیدہ پروین کی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا
ازاں بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس حدیث دیا آنمحترم نے حدیث مسلم سے سماجی برائیوں کو دور کرنے کے لئے تقویٰ پیدا کرنے باہمی محبت اور اعلیٰ اخلاق کے متعلق چند احادیث پیش کیں
بعدہ عزیزہ امتہ الشافی روحی نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام "کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا" خوش الحانی سے پڑھا ۔ بعدہ

**مقابلہ حفظ قرآن معیار سوم**

میں قادیان اور کلکتہ کی ۷ بچیوں نے حصّہ لیا اس میں ۔
اوّل ۔ عزیزہ عنبر سحر سعدیہ اور " فرحت بنیلہ آف کلکتہ
دوم ۔ " عطیۃ الوحید طاہرہ
سوم ۔ " ذکیہ قیصرہ اور عزیزہ بشریٰ عطیہ رضیہ ۔
( باقی آئندہ )

**درخواست دعا**

مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب صحت و سلامتی کے لئے اور محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں ۔

# اعلانِ دعا

مکرم عبدالقدیر صاحب نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناروے NORWAY نے مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے پانچ جانور صدقہ کی رقم بھجواتے ہوئے۔ دعا کی درخواست کی ہے۔

۱۔ محترمہ عفت نصیر سرا صاحبہ اپنے بیٹے عثمان نصیر سرا کی کامل شفایابی کے لئے

۲۔ محترمہ سلطانہ اختر صاحبہ نے اپنی کامل شفایابی اور اہل خانہ کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے۔

۳۔ محترمہ شگفتہ رحمٰن نے اپنی دو بیٹوں کی صحت و سلامتی اور کامل شفایابی کے لئے۔

۴۔ محترم عبدالرحمٰن ترانی صاحب نے اپنی دو بیویوں اور تمام اہل خانہ کی صحت و سلامتی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے اسی طرح ان کی اپنی طبیعت بھی صحیح نہیں رہتی ہے ان کی کامل شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست کی ہے۔

● مکرم شیخ رحمٰن صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ان دنوں صحت اچھی نہیں رہتی اور پیٹ میں بھی تکلیف ہے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ موصوف نے ۱۰۰ روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں

● ... مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب و سلامتی کے لئے اور محترمہ ... وسلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۸

امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے ادا کئے۔ اور دوسرے دن کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے ادا کئے

اس کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے جن دوستوں نے بے شمار تعاون پیش کیا اس میں سرفہرست نام مکرم غلام محمود صاحب رائچوری صدر جماعت بمبئی کا ہے۔ اور آپ کے ساتھ دیگر افراد جماعت سے مکرم رحمت اللہ محسن صاحب پرویز احمد صاحب عبدالشکور بریکر صاحب سید مظفر احمد عادل مکرم حامد اللہ صاحب غوری مکرم سید عبدالصمد صاحب قابل ستائش ہیں اور دیگر جماعتوں سے مکرم رحمت اللہ صاحب گنڈے مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرف چاند پیر شیوگہ مکرم عبدالصمد صاحب عثمان آباد مکرم سید مطیع الرحمٰن صاحب اڑیسہ قابل ذکر ہیں اس کے علاوہ دیگر افراد نے بھی جو تعاون پیش کیا ہے ہم ان سب کے احسان مند ہیں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسکے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اس سے بہتوں کی ہدایت کے سامان پیدا ہوں۔ آمین ثم آمین


خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(دُرِّثمین)

آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE NO 76360
74350

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سیّد شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

نمبر ۳ شہید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی

(فون نمبر ۶۶۹۴۴۳)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم، عبدالرؤف، مالکان جمیلہ سلک کلاتھ مارکیٹ، صالح پور کٹک۔ (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پیشکش کردہ:۔ باٹا پولیمرز کلکتہ۔ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ ۲۰۹، ۵۱۳۴، ۷۰۲۸، ۳۳۴

## منقولات

### طاہر القادری نے عالمِ اسلام میں منافرت کا زہر پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ شاہد شیدائی

لاہور (پ ر) ماہنامہ منہاج القرآن کے سابق ایڈیٹر شاہد شیدائی نے علامہ محمد طاہر القادری کے اس بیان پر کہ " ہر فرقے کے تین تین مولوی پھانسی پڑھا دیئے جائیں تو قوم کو نجات مل سکتی ہے " تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ علامہ نے " مولوی " یعنی عالمِ دین اور معلّم ایسے ان ہزاروں اشخاص کی توہین کی ہے جو سچے دل سے مذہب اور دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس طرح علامہ نے نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ پورے عالمِ اسلام میں منافرت کا زہر پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ (روزنامہ جنگ۔ لاہور ۸ جولائی ۱۹۸۹ء)

### درخواستِ دعا

مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی صدر جماعت احمدیہ بجے پور نزیل قادیان اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کے چچا زاد بھائی نے بریلی میں ناحق بچھ مقدمات میں اُلجھا رکھا ہے۔ اُن کے شر سے محفوظ رہنے اور ان کے ہدایت پانے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ادارہ)


أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD.
CALCUTTA — 700073.
PHONES:- OFFICE:- 275475 — RESI.:- 273903.

الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآنِ مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE NO. 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA — 700072.

ارشادِ نبوی
أَسْلِمْ تَسْلَمْ
اِسلام لا، تو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔
(محتاجِ دعا)
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی۔ (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
BOMBAY
PIN. 400099.
PHONES } OFFICE:- 6348179. RESI.:- 6789389.

الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ
عملوں کا دار و مدار انجام پر ہے!
(حدیثِ نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES SIZES, FIRE WOOD
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM.
(KERALA)


### ختمِ نبوت

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" میں اُس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے، وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ یعنی اس کا ظلّ ہے۔ اور اُسی کے ذریعہ سے ہے اور اُسی کا مظہر ہے۔ اور اسی سے فیضیاب ہے " (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

بعینہٖ یہی نظریہ قطب الاقطاب امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) نے بیان فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جلد اوّل مکتوب نمبر ۳۰۱ صفحہ ۴۳۲)

**طالبانِ دعا** محمد شفیق سہگل، محمد نسیم سہگل، محمد لقمان جہانگیر، مبشر احمد، ہارون احمد
پسران:۔ مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

## يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، اسٹاکسٹ، جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

---

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

### احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

### گدلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

**M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS,**
6 - ALBERT VICTOR ROAD FORT,

GRAM :- MOOSARAZA
PHONE :- 605558 } BANGALORE - 560002.

---

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

### SARA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA PUL,
HYDERABAD - 500002.　PHONE NO. 522860.

---

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص۱۳۱)

فون نمبر:- 42916 ——— ٹیلیگرام "ALLIED"

### الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرسٹڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ اور ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۔۴/۳/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

---

AUTHORISED DEALERS　AUTHORISED DISTRIBUTORS　AUTHORISED DEALERS

...SADOR TREKKER
...D-CONTESSA

### آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں، پیٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر:۔ 28 - 5222 / 28 - 1652

**AUTO TRADERS, 16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.**

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

---

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں!"
(ملفوظات جلد پنجم ص۔۔)

پیش کرتے ہیں:۔

### NIR ®

CALCUTTA - 15.

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے